نغمات اسلام

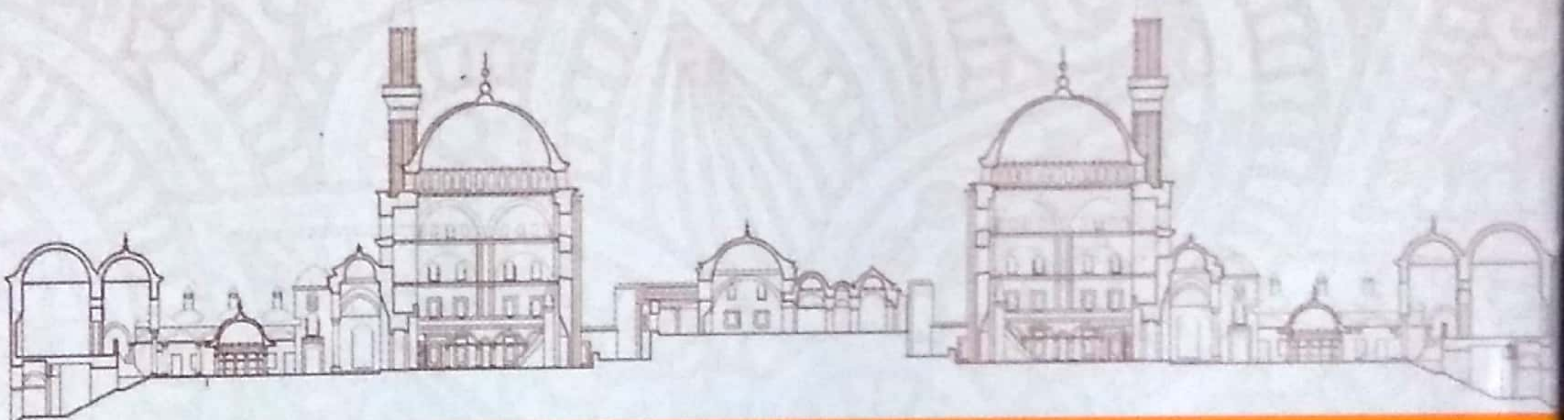

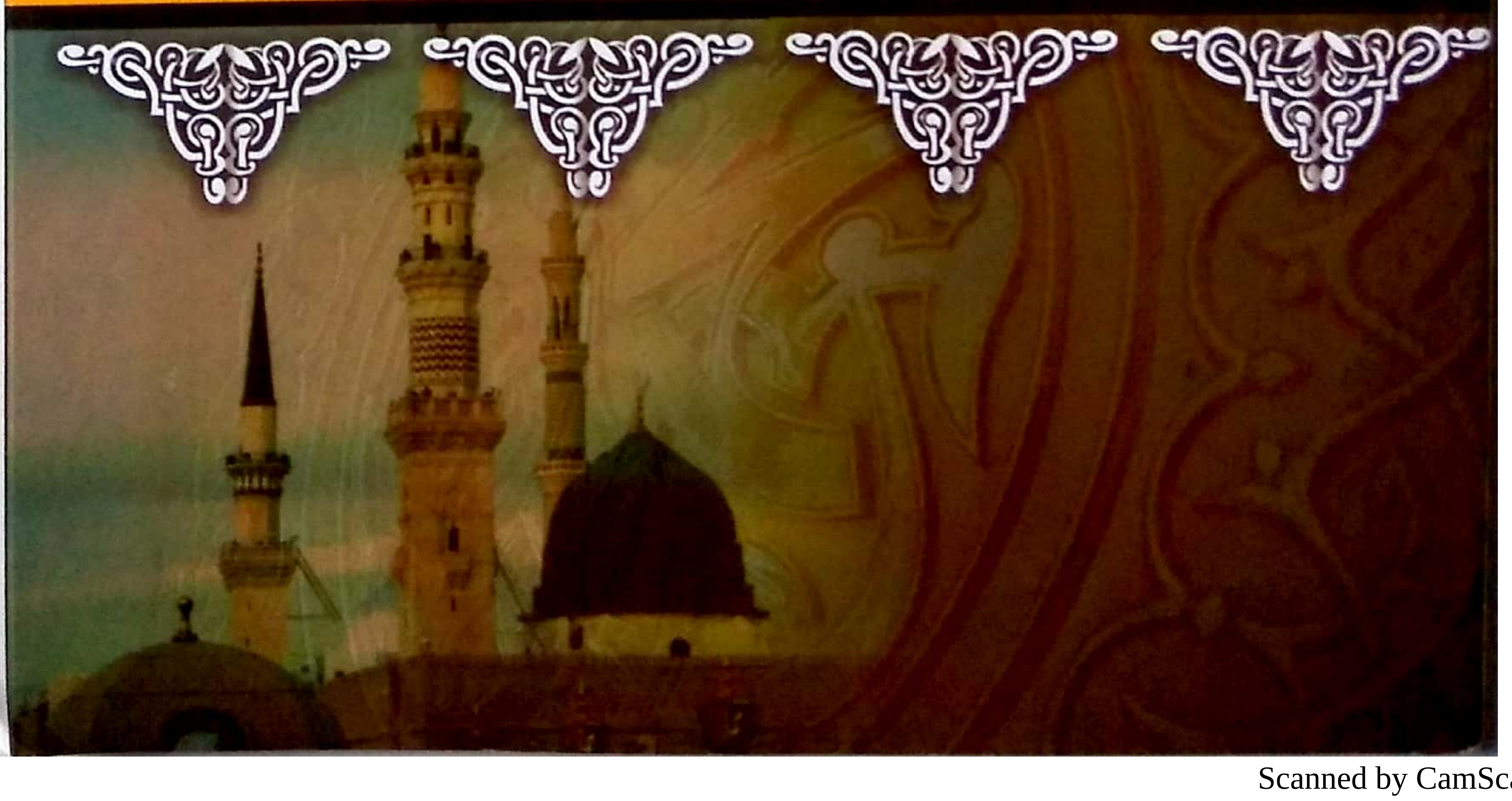

Scanned by CamScanner

منتخب نظموں کا مجموعہ

نغماتِ اسلام

ناشر

Scanned by CamScanner

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
لَكَ الْحَمْدُ يَا غَفَّارُ	۶	نور سا پیکر چمکے	۳۱
تیری شان جل جلالہ	۷	یا مصطفیٰ ﷺ	۳۲
ذاتِ مقدس ﷺ	۸	خُلق کے پیکر	۳۳
میں نے تمہیں دیکھا ہے	۹	پُرکیف بہاروں میں	۳۴
خدا کی حمد و ثنا ہے لازم	۱۱	مدینہ کی پھر یاد آنے لگی	۳۵
ہر ایک جگہ ہے مقیم تو	۱۳	سبز گنبد ہمیں دکھا دینا	۳۷
اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ ...	۱۴	یار مدینہ کی گلیاں	۳۸
مہر نبوت چمک رہی ہے	۱۵	لطف ان کا عام ہو ہی جائیگا	۳۹
شفیع، مطاع، نبی، کریم	۱۶	میرے سرکار کی طرح	۴۰
لا نعتی ربا سواہ	۱۶	ہر کلی کے لبوں پر ہے صلی علی	۴۱
سید السادات، فخر الانبیاء ﷺ	۱۷	بگڑی بھی بنائیں گے	۴۲
نعتِ شہ عالم سناتے ہیں	۱۸	چل چل چل مدینہ چل	۴۴
چالیس برس تک غاروں میں	۱۹	گلوں میں ہے شگفتگی	۴۵
مکی، مدنی، ہاشمی و مطلبی ہے	۲۰	نبی نبی نبی نبی	۴۶
پڑھتا ہوا محشر میں جب صلی علی آیا	۲۱	چاند تارے بھی ماند پڑ جائیں گے	۴۸
زندگی کا پیام آ گیا	۲۲	نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا	۵۰
میں اس دہر میں قہر و غضب بنکر نہیں آیا	۲۳	اس پہ نکتہ بھی رب کو گوارہ نہیں	۵۱
میرے نبی مکرم ﷺ	۲۴	صلی اللہ علیہ وسلم	۵۲
سلام آیا پیام آیا	۲۵	حافظ قرآن	۵۳
میری زیست کی نشانی	۲۶	اسرار زمین کھول رہے ہیں	۵۴
ادراک سے پرے ہیں	۲۷	حفظِ قرآں کے لئے اللہ نے تم کو چنا	۵۶
سدرہ سے بھی آگے کون گیا؟	۲۸	طاقوں میں سجایا جاتا ہوں	۵۷
دلوں میں سمائے جاتے ہیں	۳۰	سوئے حرم چلے ہیں	۵۸

Scanned by CamScanner

عنوان	صفحہ
حسن کے انداز	۵۹
کعبہ یاد آتا ہے	۶۰
کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر	۶۱
میری آنکھ میں ہے کعبہ	۶۲
مانگی ہے یہ دعا فقط	۶۳
مدینہ یاد آتا ہے	۶۴
وہ سید کونین ہے آقائے امم ہے	۶۵
مدینے کی گلی اچھی لگی	۶۶
جب جب نبی کی یاد آئے ہے	۶۷
مدینے کی نئی شان دیکھا دے	۶۸
راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی	۶۹
روضۂ محمد پر نور کا بسیرا ہے	۷۰
مدینہ کا سفر	۷۱
الخلفاء الراشدون	۷۲
ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ	۷۳
شانِ حضرت بلالؓ	۷۳
اصحابِ پیمبر یاد آتے ہیں	۷۴
خدا تمہارے ساتھ ہے	۷۵
بڑھے چلو مجاہدو	۷۶
باطل سے کبھی حق نہ دبا ہے نہ دبے گا	۷۸
پھر جام شہادت نوش کروں	۷۹
شہِ کونین کی سنت پہ جو عامل نہیں ہوتا	۸۰
تیرا کیا بنے گا بندے؟	۸۱
ہم کیسے مسلمان ہیں؟	۸۳
اہل تقویٰ کی صورت بنا لیجئے	۸۴
منزل تیری قبر ہے	۸۵
چمن سے کون چلا ہے	۸۶
کیوں بھٹک گیا انسان	۸۷
قبر میں سونا پڑیگا	۸۹
لذت عشق نبی	۹۰
مرجائیں گے ایمان کا سودا نہ کرینگے	۹۱
اسلام پہ جان دیں گے	۹۳
توحید کا ڈنکا	۹۴
تکبیر کے نعروں سے	۹۵
یہ پیام آیا	۹۶
اب چل دیا رمضان ہے	۹۷
ایک جھونکا تیری رحمت کا ادھر	۹۸
رحمتِ رب چھائی ہے	۹۹
بادِ صبا سے خطاب	۱۰۰
نبی اکرم شفیع اعظم	۱۰۱
سلام بحضور خیر الانام ﷺ	۱۰۲
سلام بدرگاہِ خیر الانام ﷺ	۱۰۳
سلام اس پر کہ جسے زخم کھا کر پھول برسائے	۱۰۴
میرے خدا کرم کرم	۱۰۵
نقشِ قدم مانگ رہا ہوں	۱۰۶
لب پہ آیت ہے	۱۰۷
ترانۂ دار العلوم دیوبند	۱۰۸
ترانۂ دار العلوم وقف دیوبند	۱۱۱
ترانۂ جامعۃ الامام انور دیوبند	۱۱۲

Scanned by CamScanner

لَكَ الْحَمْدُ يَا غَفَّارُ

لَكَ الْحَمْدُ يَا غَفَّارُ مَا هَلَّ صَيِّبُ
وَمَا تَابَ يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَ مُذْنِبُ

لَكَ الْحَمْدُ مَا حَجَّ الْحَجِيجُ وَمَا جَرَتْ
دُمُوعٌ، وَشَعَّ النَّجْمُ أَوْ لاَحَ كَوْكَبُ

لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً يَمْلَأُ الْأَرْضَ وَالسَّمَا
كَثِيراً غَزِيراً مَا يُعَدُّ وَيُحْسَبُ

لَكَ الْحَمْدُ مَا هَاجَ الْغَرَامُ وَمَا هَمَى الْ
غَمَامُ وَمَا غَنَّى الْحَمَامُ الْمُطَرِّبُ

لَكَ الْحَمْدُ مَا حَلَّ الْهَنَاءُ وَ مَا سَرَى
نَسِيمُ الصَّبَا أَوْ سَالَ وَادٍ وَ أَشْعَبُ

فَلَوْ لاَكَ مَا هَاجَتْ شَجُونِيْ وَلاَ رَنَتْ
عُيُونِيْ وَلاَ خَدِّيْ بِدَمْعِيْ مُخَضَّبُ

فَأَنْتَ الَّذِيْ مِنْ جُوْدِ يُمْنَاكَ غُذِّيَتِيْ
وَزَادِيْ وَفِيكَ الْمَدْحُ يَحْلُوْ وَيَعْذُبُ

إِلَيْكَ يُسَاقُ الشُّكْرُ فِى كُلِّ لَمْحَةٍ
وَيَزْدَانُ شَرْقٌ بِالثَّنَاءِ وَمَغْرِبُ

☆☆☆

تیری شان جل جلالہ

از:- حضرت مولانا سید عبدالعزیز ظفر جنکپوری قاسمی الحسینی غفرلہ

ترے جلوے بکھرے ہیں کو بہ کو، تری شان جل جلالہ
ہے ہر ایک ذرہ میں تو ہی تو، تری شان جل جلالہ

ہے جہاں میں تیرا ہی رنگ و بو، تری شان جل جلالہ
کہ ہر ایک شئی سے عیاں ہے تو، تری شان جل جلالہ

ترا ذکرِ خیر ہے چار سو، تری شان جل جلالہ
ہے ہر اک زباں پہ تو ہی تو، تری شان جل جلالہ

تجھے ڈھونڈھنے کیلئے پھرا، میں سرائے دہر میں در بدر
رہی عمر بھر تری جستجو، تری شان جل جلالہ

وہ بشر ہو، جن کہ حور ہو، یا ملائکہ کا ہجوم ہو
ہے لبوں پہ ہر اک کے تو ہی تو، تری شان جل جلالہ

تو ہی بلبلوں کی نواؤں میں، تو ہی قمریوں کی صداؤں میں
ترا نام پاک ہے سو بہ سو، تری شان جل جلالہ

تجھے ہم نے دیکھا چمن چمن، تجھے ہم نے دیکھا دمن دمن
ہے ہر اک سو ترا رنگ و بو، تری شان جل جلالہ

ہے کہاں یہ تاب بیاں کروں، ترے وصفِ ذات کو اے خدا
ہے کجا یہ خاک، کجا ہے تو، تری شان جل جلالہ

مجھے ناز ہے ترے فضل پر، ہے امید رحمتِ خاص سے
کہ رحیم تو ہے، رؤف تو، تری شان جل جلالہ

مجھے تجھ سے نسبت خاص ہے، مرا تکیہ تیرے کرم پہ ہے
ترے نام سے مری آبرو، تری شان جل جلالہ

ہے دعا یہ عرصۂ حشر میں، ہو ظفر پہ چشمِ کرم تری
مرا سجدہ ہو تیرے روبرو، تری شان جل جلالہ

ذاتِ مقدس جل جلالہ

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ

سب مراتب ہیں تری ذاتِ مقدس سے ورے
کس زباں سے کہوں ہے مرتبہ اعلیٰ تیرا

نورِ خورشید چمکتا ہے ہر اک ذرہ میں
چشمِ بینا ہے تو ہر شے میں ہے جلوہ تیرا

بیمِ دوزخ ہے اسے اور نہ شوقِ جنت
جس کو مطلوب ہے اک درد کا ذرہ تیرا

تیرے دیوانوں کو کیا قیدِ علائق سے گزند
دونوں عالم سے بھی آزاد ہے بندہ تیرا

ہم سیہ بخت اگر ایسے ہی ناکام رہے
کیسے جانیں گے کہ کیا فضل ہے ربا تیرا

مانگ جو کچھ مانگنا ہے

حافظ نور محمد انورؔ پاکستان

مانگ جو کچھ مانگنا ہے خالقِ غفار سے
تیری ہر حاجت روا ہوگی اسی دربار سے

اس کے در کو چھوڑ کر جاتا ہے کیوں غیروں کے پاس
فضل کی امید رکھ تو اپنے پالنہار سے

تیرے ظاہر اور باطن سب سے واقف ہے خدا
ہے عبث کچھ بھی چھپانا واقف الاسرار سے

ہو عمل پیرا سدا انورؔ خدا کے حکم پر!
عاقبت میں تا نہ ہو محروم تو دیدار سے

Scanned by CamScanner

میں نے تمہیں دیکھا ہے

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ

قرآں کے سپاروں میں ☆ احساں کے اشاروں میں
ایماں کے سنواروں میں ☆ معصوم پیاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

صدیقؓ کی شفقت میں ☆ فاروقؓ کی سطوت میں
عثمانؓ کی عفت میں ☆ کرارؓ کی ہیبت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

احمدؒ کی روایت میں ☆ مالکؒ کی درایت میں
سفیانؒ کی ثقاہت میں ☆ نعمانؒ کی فقاہت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

ماثور دعاؤں میں ☆ منثور ثناؤں میں
مامون ہواؤں میں ☆ مسحور فضاؤں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

خورشید کے تاروں میں ☆ راتوں کے ستاروں میں
آنکھوں کے خماروں میں ☆ یاروں کے نظاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

برکھا کی پھواروں میں ☆ ساون کی بہاروں میں
پودوں کی قطاروں میں ☆ کوئل کی پکاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

Scanned by CamScanner

ہر قطرۂ باراں میں ☆ ہر ذرۂ تاباں میں
ہر برگ گلستاں میں ☆ ہر روئے درخشاں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

گلزار میں خاروں میں ☆ کہسار میں غاروں میں
گنبد میں مناروں میں ☆ خلوت میں ہزاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

محفل کے چراغوں میں ☆ انگور کے باغوں میں
سرشار دماغوں میں ☆ ہر قلب کے داغوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

سینا کے پہاڑوں میں ☆ چیتا کے اکھاڑوں میں
مجنہ کے بگاڑوں میں ☆ نیناں کے پچھاڑوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

پُر جوش شرابوں میں ☆ پُر سوز کبابوں میں
پُر رنگ گلابوں میں ☆ پُر کیف حبابوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر لحنِ حجازی میں ☆ ہر نقشِ مجازی میں
ہر حسن طرازی میں ☆ ہر عشق نوازی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

دل دوز نگاہوں میں ☆ دل سوز کراہوں میں
بیتاب تباہوں میں ☆ مجبور کی آہوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

صحراء کے غزالوں میں ☆ دریا کے اچھالوں میں
بطحاء کے نرالوں میں ☆ طیبہ کے اجالوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے، میں نے تمہیں دیکھا ہے

Scanned by CamScanner

خدا کی حمد و ثنا ہے لازم

خدا کی حمد و ثنا ہے لازم
کہ اس کا ہم پر ہے فضل و احساں
بشر بنا کر جزو عطا کی
پھر اس پہ بخشا ہے نور ایماں

بسائے اس نے زمیں پہ انساں
کہیں پرندے کہیں پہ حیواں
وہی ہے رازق سبھوں کا تنہا
وہی ہے مالک وہی نگہباں

زمیں سے کیا کیا ابھارا اس نے
کہیں شجر ہے کہیں حجر ہے
شجر پہ ثمرات جھولتے ہیں
حجر میں چشمے حیات ساماں

اسی نے صورت گری دکھائی
ہر ایک شئی کی مناسبت سے
ہر ایک کی تخلیق میں ہے حکمت
خدا کی حکمت پہ عقل حیراں

سروں پہ یوں آسماں چھایا
کہیں ستون ہے نہ پایاں

Scanned by CamScanner

خدا کی عظمت کا ہے یہ مظہر
خدا کا فن ہے خدا کے شایاں
بشر کو ذوقِ سلیم بخشا
لطیف افکار کا خزانہ

اسی سے بزمِ جہاں میں رونق
کہیں دبستاں کہیں گلستاں
ہے غیر محدود اس کی قدرت
نہیں ہے حاجت کسی کی اس کو

وہ بے نیازِ ہر این و آں ہے
کہ وہ خدا ہے وہی ہے یزداں
خدا سے ڈرنا خدا کی طاعت
خدا سے الفت یہی عبادت

خدا ہے معبود ہم ہیں بندے
یہی ہے تلقین درسِ قرآں
ہمارے اعمال جو ہے اسلم
خدا انہیں خوب جانتا ہے

ندامتوں کے بہاؤں آنسو
کہ سارے دھل جائے داغِ عصیاں

☆☆☆

ہر ایک جگہ ہے مقیم تو

میرے رب ہے سب سے عظیم تو   کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
ہمیں لازمی ہے ادب تیرا   کہ ہے مرتبہ میں عظیم تو
کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو   کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
تو بزرگ کون ومکاں میں ہے   کہ ہے ذات سے بھی قدیم تو
کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو   کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
تیرے آگے اپنا جھکا ہے سر   ہو کرم تیرا ، ہے کریم تو
کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو   کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
تیری ہم پہ بھی ہیں نوازشیں   ہے فہیم اور علیم تو
کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو   کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
میں ہوں تیرا حافظِ بے نوا   ذرا کردے لطفِ عمیم تو
کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو   کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو
میرے رب ہے سب سے عظیم تو   کہ ہر ایک جگہ ہے مقیم تو

Scanned by CamScanner

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ ...

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ
وَاللَّیْلُ دَجیٰ مِنْ وَّفْرَتِہٖ

فَاقَ الرُّسُلَ فَضْلاً وَّ عُلیٰ
اَھْدَی السُّبُلَ لِدَلَالَتِہٖ

کَنْزُ الْکَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ
ھَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِہٖ

اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَی الْحَسَبِ
کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ

سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ
شُقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِہٖ

جِبْرِیْلُ اَتیٰ لَیْلَۃَ اَسْریٰ
وَالرَّبُّ دَعَاہُ لِحَضْرَتِہٖ

نَالَ الشَّرَفَ وَاللّٰہُ عَفَا
عَمَّا سَلَفَ مِنْ اُمَّتِہٖ

فَمُحَمَّدُنَا ھُوَ سَیِّدُنَا
فَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِہٖ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

مہر نبوت چمک رہی ہے

سید المداحین سیدنا حضرت حسان بن ثابتؓ

أَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللّٰهِ مَشْهُوْدٌ يَلُوْحُ وَيُشْهَدُ

وَضَمَّ الْإِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهٖ
إِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ

وَشَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدُ

نَبِيٌّ أَتَانَا بَعْدَ يَأْسٍ وَفَتْرَةٍ
مِنَ الرُّسْلِ وَالْأَوْثَانُ فِي الْأَرْضِ تُعْبَدُ

فَأَمْسٰى سِرَاجاً مُسْتَنِيْراً وَهَادِياً
يَلُوْحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيْلُ الْمُهَنَّدُ

وَأَنْذَرَنَا نَاراً وَبَشَّرَ جَنَّةً
وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَاللّٰهَ نَحْمَدُ

وَأَنْتَ إِلٰهَ الْخَلْقِ رَبِّيْ وَخَالِقِيْ
بِذٰلِكَ مَا عَمَّرْتُ فِي النَّاسِ أَشْهَدُ

تَعَالَيْتَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ دَعَا
سِوَاكَ إِلٰهاً أَنْتَ أَعْلٰى وَأَمْجَدُ

لَكَ الْخَلْقُ وَالنَّعْمَاءُ وَالْأَمْرُ كُلُّهٗ
فَإِيَّاكَ نَسْتَهْدِيْ وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ

Scanned by CamScanner

شفيع، مطاع، نبی، کریم

شفیع، مطاع، نبی، کریم — قسیم، جسیم، بسیم، وسیم
دلیل الی الخیر دار الحکم — وروح وحق، قوی، امین
رسول الملاحم، والمصطفی — وخیر الوری ذوا لعطاء العمیم
هو الاحسن الاجود الاشجع — اغر الجبین، جمیل، وسیم
محمد المرسل المتقی — المقدس من کل وصف ذمیم
ختام السلام کمسك الختام — لختم الکرام نبی فخیم
شفیع، مطاع، نبی، کریم — قسیم جسیم، بسیم، وسیم

لا نبتغي رباً سواه

حسان بن ثابتؓ

وَاللّٰهِ رَبِّیْ لَا نُفَارِقُ مَاجِداً — عَفَّ الْخَلِيْفَةِ مَاجِدَ الْأَمْجَادِ
مُتَكَرِّماً يَدْعُوْ إِلىٰ رَبِّ الْعُلىٰ — بَذَلَ النَّصِيْحَةَ رَافِعَ الْأَعْمَادِ
مِثْلَ الْهِلَالِ مُبَارَكاً ذَا رَحْمَةٍ — سَمْحَ الْخَلِيْقَةِ طَيِّبَ الْأَعْوَادِ
إِنْ تَتْرُكُوْهُ فَإِنَّ رَبِّیْ قَادِرٌ — أَمْسَى يَعُوْدُ بِفَضْلِهِ الْعُوَّادِ
وَاللّٰهِ رَبِّیْ لَا نُفَارِقُ أَمْرَهُ — مَا كَانَ عَيْشٌ يُرْتَجىٰ لِمَعَادِ
لَا نَبْتَغِیْ رَبّاً سِوَاهُ نَاصِراً — حَتّىٰ نُوَافِیْ ضَحْوَةَ الْمِيْعَادِ

☆☆☆

Scanned by CamScanner

سید السادات، فخر الانبیاء ﷺ

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی، سابق مہتمم دار العلوم دیوبند

سَيِّدُ السَّادَاتِ فَخْرُ الْأَنْبِيَاءِ ❁ مُكْمِلُ التَّوْحِيدِ مَحَّاءُ الْمِلَلِ

اَلْمُصْطَفٰى وَالْمُجْتَبٰى خَيْرُ الْوَرٰى ❁ مَنْجَاءُ الْمَكْرُوْبِ مِفْتَاحُ الْعُضَلِ

سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ مِصْبَاحُ الدُّجٰى ❁ اَوَّلُ الْمَخْلُوْقِ فِيْ عِلْمِ الْاَزَلِ

وَجْهُهٗ كَالْبَدْرِ اَوْ شَمْسُ الضُّحٰى ❁ صَدْرُهٗ مِشْكٰوةُ اَنْوَارِ الرُّسُلِ

مَنْهَلٌ عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ ❁ جُوْدُهُ الْمُرْوِى بِنَهْلٍ وَّ عَلَلِ

نَشْرُهٗ مِسْكٌ ذَكِيٌّ فَائِحٌ ❁ تَعْطُرُ الْاَكْوَانُ مِنْهُ اِذْ رَفَلِ

مَا مَشٰى اِلَّا وَمِنْ هَبِّ الشَّذٰى ❁ يَعْرِفُ الْمُشْتَاقُ اَيْنَ الْمُرْتَحِلُ

اَطْيَبُ الطِّيْبِ لَهُمْ فِيْ عِرْسِهِمْ ❁ عِرْقُ مَنْ جِسْمِهِ الْاَذْكٰى نَسَلِ

كَفُّهٗ شَثْنٌ حَرِيْرٌ نَاعِمٌ ❁ مَسُّهَا يَكْفِىْ مُعَانَاةَ الْعِلَلِ

كُلَّمَا مَسَّ لِشَاةٍ ضَرْعَهَا ❁ عَادَ فِيْهِ الدَّرُّ مِنْهُ وَاحْتَفَلِ

رَحْمَةٌ لِّلْخَلْقِ مُهْدَاةٌ لَهُمْ ❁ تَشْمَلُ الْكُلَّ عَلٰى قَدْرِ الْعَمَلِ

نعتِ شہِ عالم سناتے ہیں

حضرت قاری صدیق احمد صاحب باندویؒ

کسی مجلس میں جب نعتِ شہِ عالم سناتے ہیں ❁ فضائیں رشک کرتی ہیں فرشتے جھوم جاتے ہیں
شبِ معراج میں ختمِ رُسل کا مرتبہ دیکھو ❁ جہاں کوئی نہیں پہنچا وہاں تک آپ جاتے ہیں
کوئی اعجاز تو دیکھے میرے قرآن ناطق کا ❁ لقب اُمّی ہے لیکن علم کا دریا بہاتے ہیں
اترتے ہیں فرشتے آسماں سے پاسبانی کو ❁ چرانے بکریاں صحرا میں جب سرکار جاتے ہیں
پلٹ آتا ہے سورج ڈوب کر حکمِ رسالت سے ❁ اشارے سے اسے جب سرورِ عالم بلاتے ہیں
یہ ہے شانِ نبوت چاند ہو جاتا ہے دو ٹکڑے ❁ شہِ کون ومکاں جب ہاتھ کی انگلی ہلاتے ہیں
اُبل پڑتا ہے چشمہ بنکر برتن میں جو تھا پانی ❁ شہِ دیں انگلیاں جب ہاتھ کی اس میں لگاتے ہیں
لگاتے ہیں ہم سرمہ سمجھ کر آنکھ میں اپنی ❁ مدینے پاک کی جس وقت بھی ہم خاک پاتے ہیں
مرا دشمن بھی منہ کو پھیر کر آنسو بہاتا ہے ❁ مرے ہمدم مری جب داستاں اسکو سناتے ہیں
لرز جاتا ہے گل چیں، باغباں بھی سہم جاتا ہے ❁ چمن اجڑا ہوا اپنا اسے جب ہم دکھاتے ہیں

مدینے کی جدائی اب بہت ہی شاق ہے ثاقب
نہ جانے کب تلک مولیٰ مجھے طیبہ بلاتے ہیں

لئن شکرتم لأزیدنکم

چالیس برس تک غاروں میں

مولانا ظفر علی خانؒ

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روح جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
ایک روح جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض و سماء کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
ایک روح جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

وہ جنس نہیں ایماں جسے، لے آئے دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈھنے سے ملے گی عاقل کو قرآن کے سی پاروں میں

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
ایک روح جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

رحمت کی گھٹائیں پھیل گئیں افلاک کے گنبد گنبد پر
وحدت کی تجلی کوند گئی آفاق کے سینہ زاروں میں

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
ایک روح جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

Scanned by CamScanner

ہم حق کے علم برداروں کا ہے اب بھی نرالہ ٹھاٹھ وہی
بادل کی گرج تکبیروں میں، بجلی کی تڑپ تلواروں میں
وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
ایک روح جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
بوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کے
ہم مرتبہ ہیں سب یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
ایک روح جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

مکی، مدنی، ہاشمی ومطلبی ہے

علامہ سید سلیمان ندویؒ

مکی، مدنی، ہاشمی و مطلبی ہے
آدم کے لئے فخر یہ عالی نسبی ہے
اے زائر بیت نبوی یاد رہے کہ
بے ساختہ یاں جنبش لب بے ادبی ہے
آہستہ قدم، نیچی نگہ، پست ہو آواز
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے
پاکیزہ تر از ارض وسماء جنت فردوس
آرام گہہ پاک رسول عربی ہے
بجھ جائے تری چھینٹوں سے اے ابر کرم اب
جو آگ مرے سینہ میں مدت سے دبی ہے

Scanned by CamScanner

پڑھتا ہوا محشر میں جب صلی علی آیا

عبدالماجد دریابادیؒ

پڑھتا ہوا محشر میں جب صلی علی آیا
رحمت کی گھٹا اٹھی اور ابرِ کرم چھایا

جب وقت پڑا نازک اپنے ہوئے بیگانے
ہاں کام اگر آیا تو نام ترا آیا

پُرسش تھی گناہوں کی اور یاس کا تھا عالم
بے کس کی خبر لینے محبوب خدا آیا

یہ نام مبارک تھا یا حق کی تجلی تھی
دم بھر میں ہوا فاسق ابدال کا ہم پلیا

چرچے ہیں فرشتوں میں اور رشک ہے زاہد کو
اس شان سے جنت میں شیدائے نبی آیا

کیوں نزع کی دشواری آسان نہ ہو جاتی
تھا نام ترا لب پر اور سر پہ ترا سایا

اک عمر کی گمراہی اک عمر کی سرتابی
جو تیری غلامی کے آخر نہ مفر پایا

حکمت کا سبق چھوڑا، عزت کی طلب چھوڑی
دنیا سے نظر پھیری سب کھو کے تجھے پایا

سمجھے تھے سیہ کاری اپنی ہے فزوں حد سے
دیکھا تو کرم تیرا اس سے بھی سوا پایا

فاسق کی ہے یہ میت، پر ہے تو تری امت
ہاں ڈال تو دے دامن کا اپنے ذرا سایا

زندگی کا پیام آ گیا

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی

دوستو! زندگی کا پیام آ گیا ❁ جب زباں پر محمدؐ کا نام آ گیا
لے کے فیضان دار السلام آ گیا ❁ آ گیا انبیاء کا امام آ گیا
اس کے ہاتھوں میں عرفاں کا جام آ گیا ❁ تیرے در پر جو خیر الانام آ گیا
یعنی حکمِ سجود وقیام آ گیا ❁ ساز وسامانِ عیشِ دوام آ گیا
جب مقدر سے حسنِ تمام آ گیا ❁ اللہ اللہ ہوئی دل کی دنیا حسیں
در پہ آقا کے جس دن غلام آ گیا ❁ پا گیا پا گیا حاصل زندگی
جب مدینہ میں ماہِ تمام آ گیا ❁ دور ظلمت ہوئی دل منور ہوا
عشق میں ایک ایسا مقام آ گیا ❁ ان کی مرضی نظر آئی رشکِ جناں
خلد دنیا بنی وہ نظام آ گیا ❁ لائے تشریف جب سید المرسلین
عشق کے ہاتھ میں انتظام آ گیا ❁ ظلم رخصت ہوا عدل قائم ہوا
ہو کے سیراب ہر تشنہ کام آ گیا ❁ تیرے ابرِ کرم سے شہِ انبیاء
جو بھی چاہے پیے اذنِ عام آ گیا ❁ فیضِ ساقیِ کونین صلِ علیٰ
صبح روشن ہوئی کیفِ شام آ گیا ❁ تیری برکت سے اے سیدِ انس وجاں
عرش سے جب درود وسلام آ گیا ❁ آپؐ کی مدح انساں کیا کر سکے

قلب شاداں ہوا روح رقصاں ہوئی
لب پہ احمدؔ کا شیریں کلام آ گیا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

میں اس دہر میں قہر و غضب بن کر نہیں آیا

حفیظ جالندھری

جنابِ رحمۃ اللعالمین نے سن کر فرمایا
کہ میں اس دہر میں قہر و غضب بن کر نہیں آیا

اگرچہ لوگ آج اسلام پر ایماں نہیں لاتے
خدائے پاک کے دامانِ رحمت میں نہیں آتے

مگر نسلیں ضرور ان کی انہیں پہچان جائیں گی
درِ توحید پر اک روز آ کر سر جھکائیں گی

میں ان کے حق میں کیوں قہرِ الٰہی کی دعا مانگوں
بشر ہیں بے خبر ہیں کیوں تباہی کی دعا مانگوں

یہ فرما کر نبی نے ہاتھ اٹھا کر اک دعا مانگی
خدا کا فضل مانگا خوئے تسلیم و رضا مانگی

دعا مانگی الٰہی قوم کو چشمِ بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان پر انہیں نورِ ہدایت دے

جہالت ہی نے رکھا ہے صداقت کے خلاف ان کو
بیچارے بے خبر انجان ہیں کر دے معاف ان کو

فراخی ہمتوں کی روشنی دے ان کے سینوں کو
کنارے پر لگا دے ڈوبنے والے سفینوں کو

الٰہی فضل کر کہسارِ طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

میرے نبی مکرم ﷺ

وہ حسن میں بھی یکتا، وہ سخن میں بھی یکتا
فرش وزمن میں یکتا، میرے نبی مکرم
کردار بے مثالی، گفتار بھی نرالی
کندھے پہ کملی کالی، میرے نبی مکرم
میرے نبی مکرم صلی علی وسلم
میرے نبی مکرم صلی علی وسلم
کہتی ہیں ماں نبی کی جب یہ شکم میں آئے
پتھروں نے دی سلامی، بادل کرے ہیں سایے
قمری چونچ کھولی، مجھ سے یہ آکے بولی
آئیں گے تیری جھولی میرے، نبی مکرم
میرے نبی مکرم صلی علی وسلم
میرے نبی مکرم صلی علی وسلم
بولی حلیمہ تیرا اے آمنہ یہ دلبر
دیکھا نہ آنکھ نے کوئی ایسا حسین گوہر
غم کا ہوا صفایا، جب چوم کر اٹھایا
پھر سینے سے لگایا میرے نبی مکرم
میرے نبی مکرم صلی علی وسلم
میرے نبی مکرم صلی علی وسلم
بولہب کے حواری جو آج بھوکتے ہیں
خاکے بنا کے اپنے ہی منہ پہ تھوکتے ہیں

Scanned by CamScanner

اندھوں کو کیا پتہ ہے، پھونکوں سے کب بجھا ہے
ایک نور کا دیا ہے، میرے نبی مکرم
میرے نبی مکرم صلی علی وسلم
میرے نبی مکرم صلی علی وسلم

سلام آیا پیام آیا

زہے مقدر حضور حق سے سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں ادب کا اعلیٰ مقام آیا

یہ کون سر سے کفن لپیٹے چلا ہے الفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی احترام آیا

فضاء میں لبیک کی صدائیں زفرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے زباں پہ یہ کس کا نام آیا

یہ راہ حق ہے سنبھل کے چلنا یہاں ہے منزل قدم قدم پر
پہنچنا در پہ تو کہنا آقا سلام لیجئے غلام آیا

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
ہو جذبہ جس میں تڑپ ہو سچی وہ جذبہ آخر کام آیا

یہ کہنا بہت سے عاشق تڑپتے چھوڑ آیا ہوں راستے میں
جو آنے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

خدا تیرا حافظ و نگہباں او راہ بطحا کے جانے والے
نوید صدا انبساط بن کر پیام دار السلام آیا

☆☆☆

میری زیست کی نشانی

مولانا سید طاہر گیاوی

کوئی مجھ سے آکے پوچھے میری زیست کی نشانی
تو کہوں خیالِ طیبہ ہے خیالِ زندگانی

تیری بات سے عیاں ہے تیری الفت نہانی
کہیں شوق اُدْنُ مِنِّی، کہیں صاف لَنْ تَرَانِی

اے ملک نور پیکر تیری انتہاء ہے سدرہ
یہ ہے شان اس بشر کی، ملا اوج لا مکانی

تمہیں فرش کے مکیں ہو، تمہیں عرش کے قریں ہو
تمہیں لا مکاں سے آئے، بہ مکان ام ہانی

تیرے عاشقوں کو ہرگز نہیں صدمۂ جدائی
کہ ہیں محو خواب راحت بہ امید من رآنی

مرا کیا درود تم پر، مرا کیا سلام تجھ پر
تیری ذات پر خدا بھی جو کرے درود خوانی

میں وہاں سے لوٹ آؤں یہ نہیں میری تمنا
میری آرزو ہے آئے وہیں مرگ ناگہانی

ہے یہی شوق طاعتوں کا یہی الفتیں ہیں طاہر
تیری مغفرت کا ساماں مری وجہ کامرانی

Scanned by CamScanner

ادراک سے پرے ہیں

ادراک سے پرے ہیں یا رب مقام تیرا
ہر سمت ضوء فشاں ہے روشن نظام تیرا
چڑیاں چہک چہک کر گاتی ہیں حمد تیری
چشمے سنا رہے ہیں دلکش پیام تیرا
ہر پھول کی مہک میں تیرے کرم کی خوشبو
باد صبا کے لب پہ پیارا ہے نام تیرا
خورشید وماہ وانجم جلوہ نما ہے تیرے
راحت فزاں ہے کتنا انعام عام تیرا
ہو شام لعل افشاں یا صبح روح افزاں
ہر رنگ میں عیاں ہے دلکش نظام تیرا
یا رب بنیں نہ کیوں ہم توحید کے فدائی
نظمِ جہاں میں یکساں ہے انتظام تیرا
اپنی رضا سے یا رب تو فیضیاب کر دے
صادق ہے یا الٰہی ادنیٰ غلام تیرا
ادراک سے پرے ہے یا رب مقام تیرا
ہر سمت ضوء فشاں ہے روشن نظام تیرا

سدرہ سے بھی آگے کون گیا؟

سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دلہا کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو

کیا ہے توقیر شاہِ امم، انسان سے ہو پائے نہ رقم
کیا فرش زمیں، کیا عرش بریں سب ہیں آقا کے زیرِ قدم
سلطانِ مدینہ کا رتبہ جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دلہا کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

جبرئیل سے رب نے فرمایا جنت کی سواری لے کر جا
محبوب سے یہ جا کر کہہ دے، اب آ کے کریں وہ سیر ذرا
پھر کیسے ہوئی تعمیل خدا جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دلہا کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

ہیں محوِ راحت شاہِ دیں، شش و پنج میں ہیں جبرئیل امیں
بیدار کریں کیسے شہ کو؟ ہو جائے کہیں نا بے ادبی
تعظیم نبی ہوتی ہے کیا؟ جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دلہا کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

پاس آ کے رسولِ اعظم کے پاؤں کی جانب کھڑے ہوئے
تعظیم بجا لائے پہلے پھر پاؤں پہ نوری لب رکھ کے
تلوؤں کو دیا ہے کیوں بوسہ جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دلہا کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

اقصیٰ میں سواری جب پہونچی نبیوں کی جماعت حاضر تھی
کرنے کو ادا رب کا سجدہ صف بستہ جماعت کھڑی ہوئی
ہے شرف امامت کیسے ملا جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دلہا کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

پہونچے آخر اس منزل پر جلتے ہیں جہاں جبرئیل کے پر
جبرئیل رکے سرکار بڑھے پہونچے ہیں عرش اعظم پر
مہمانِ خدا ہے کون بنا، جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دلہا کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

قیصر ہے وہی محبوب خدا، طٰہٰ یٰسٓ ہے لقب ملا
قرآنِ مقدس نے انکو ورفعنا لک ذکرک ہے کہا
خالق نے جو بخشا ہے رتبہ جبرئیل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبرئیل امیں سے پوچھو
معراج کا دلہا کون بنا جبرئیل امیں سے پوچھو

Scanned by CamScanner

دلوں میں سمائے جاتے ہیں

وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسول پاک دو عالم پہ چھائے جاتے ہیں
ادھر جفاؤں کے کانٹے بچھائے جاتے ہیں
ادھر رسول خدا مسکرائے جاتے ہیں

مقام رفعت شاہ امم نہ پوچھ اے دل
خیال کے بھی قدم ڈگمگائے جاتے ہیں
وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسول پاک دو عالم پہ چھائے جاتے ہیں

عمل چراغ ہے راہِ نجات کے لیکن
چراغ خود ہی نہیں جلتے، جلائے جاتے ہیں
وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسول پاک دو عالم پہ چھائے جاتے ہیں

خدا کرے کہ ہمارا بھی ان میں نام آئے
جو خوش نصیب مدینہ بلائے جاتے ہیں
وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسول پاک دو عالم پہ چھائے جاتے ہیں

حسینؓ ہوں کہ عمرؓ ہوں، بلالؓ ہوں کہ علیؓ
نبی کے عشق میں سب آزمائے جاتے ہیں
وہ نور بن کے دلوں میں سمائے جاتے ہیں
رسول پاک دو عالم پہ چھائے جاتے ہیں

Scanned by CamScanner

نور سا پیکر چمکے

یوں خیالوں میں تیرا نور سا پیکر چمکے
جس طرح چاندنی راتوں میں سمندر چمکے

آپ کا نام محمد بھی ہے مبارک ایسا
لکھ دیا جائے تو کاغذ کا مقدر چمکے

ساری دنیا میں ایک ایسا بھی حسیں گزرا
جسم چادر میں چھپائے تو وہ چادر چمکے

شب ظلمت کی طرح چھائی جہالت ہر سو
آپ کے نور سے آقا میرا گھر چمکے

یوں خیالوں میں تیرا نور سا پیکر چمکے
جس طرح چاندنی راتوں میں سمندر چمکے

لرزتا ہوں گناہوں کے تصور سے اے آقا!
شفاعت مل گئی تو میرا مقدر چمکے

یوں خیالوں میں تیرا نور سا پیکر چمکے
جس طرح چاندنی راتوں میں سمندر چمکے

میرے سرکار کی کملی میں ہے جلوہ اتنا
روز محشر پوری امت کا مقدر چمکے

یوں خیالوں میں تیرا نور سا پیکر چمکے
جس طرح چاندنی راتوں میں سمندر چمکے

میں کرتا ہوں یہی ایک آرزو مولی
بنوں مہماں مدینہ کا جو مقدر چمکے

Scanned by CamScanner

بشیر احمد میرے آقا ہے ادنیٰ امتی تیرا
پھر نہ کیوں دو جہاں میں اس کا مقدر چمکے

یوں خیالوں میں تیرا نور سا پیکر چمکے
جس طرح چاندنی راتوں میں سمندر چمکے

آپ کا نام محمد بھی ہے مبارک ایسا
لکھ دیا جائے تو کاغذ کا مقدر چمکے

ساری دنیا میں ایک ایسا بھی حسیں گزرا
جسم چادر میں چھپائے تو وہ چادر چمکے

یادِ مصطفیٰ ﷺ

جو یادِ مصطفیٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے
حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد ہے یہاں ملتا ہے بن مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

یہ دربارِ محمد ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

محمد عرش پر پہنچے تو خود خالق نے فرمایا
یہ اپنا گھر ہے اپنے گھر میں شرمایا نہیں کرتے

گنہگاروں کو ہم بخشیں گے تم سے وعدہ کرتے ہیں
محمد ہم کبھی جھوٹی قسم کھایا نہیں کرتے

Scanned by CamScanner

خلق کے پیکر

خلق کے پیکر دین کے رہبر، ذکر ہے آپ کا گھر گھر
سورج جیسا روئے منور، آپ پہ قرباں اجلے منظر
کفر کی ایذاؤں کو سہہ کر، ہو گئے آقا صبر کے خوگر
آپ کی باتیں سِلک گوہر، کیسے نہ ہوگی روح منور
آپ کا ایک اعجاز تھا یہ بھی، دست میں موم بنے سب کنکر
آپ جبل پر جب بھی چڑھتے، کانپ کے رہ جاتے تھے پتھر
طائف میں زخمی ہو کر بھی، امن کا ذکر تھا آپ کے لب پر
لوگو شاہِ زماں کا تصور، مجھ کو ہے جنت سے بڑھ کر
بن کے رہے دریا محمد، کفر کے زہریلے تھے تیور
سارے رسول میں اے آقا، کوئی نہیں ہے آپ کا ہمسر
رحمت کے ہم سب طالب ہیں، آقا آپ ہیں شافع محشر
دشمن بھی ہے آپ کا قائل، آقا ہیں اک پیار کا ساگر
آپ نہ آتے آقا تو پھر، دنیا ہوتی ساری بنجر
آپ کی نظروں میں سب یکساں مفلس ہو یا کوئی تونگر
خلق کے پیکر دین کے رہبر ذکر ہے آپ کا گھر گھر
خلق کے پیکر دین کے رہبر ذکر ہے آپ کا گھر گھر

Scanned by CamScanner

پرکیف بہاروں میں

چل جذبۂ محبت پُر کیف بہاروں میں
مجھ کو سکوں ملے گا طیبہ کے ان نظاروں میں

تم ہی ہو شافع محشر تم ہی ہو ساقی کوثر
تم ہی یا رسول اللہ سبھوں سے افضل وبرتر

ہے تذکرہ تمہارا قرآن کے تیس پاروں میں
چل جذبۂ محبت پُر کیف بہاروں میں

تمہاری یاد جب آئے تو مجھکو چین نہ آئے
دل غمگین گھبرائے مزہ جینے کو نہ آئے

تم ہی نہیں تو آقا کیا لطف ان نظاروں میں
چل جذبۂ محبت پُر کیف بہاروں میں

کبھی ہو چاند کے ٹکڑے کبھی سورج پلٹ آئے
کبھی تو ابر باراں بھی کرم دنیا میں برسائے

کیا معجزہ عیاں ہے سرکار کے اشاروں میں
چل جذبۂ محبت پُر کیف بہاروں میں

چل جذبۂ محبت پُر کیف بہاروں میں
مجھ کو سکوں ملے گا طیبہ کے ان نظاروں میں

Scanned by CamScanner

مدینہ کی پھر یاد آنے لگی

حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گڑھیؒ

صبا مست ہو کر پھر آنے لگی
پیامِ محبت سنانے لگی
تصور میں کس کو یہ لانے لگی
مرے دل پہ بجلی گرانے لگی
مدینہ کی پھر یاد آنے لگی
جنونِ محبت بڑھانے لگی
وہ آٹھ آٹھ آنسو رلانے لگی
کہ پھر آگ دل میں لگانے لگی
کچھ اس طرح نغمے سنانے لگی
مجھے مرغِ بسمل بنانے لگی
مرے دل کی کلیاں کھلانے لگی
کہ فصلِ بہاراں پھر آنے لگی
شرابِ تصور پلانے لگی
مجھے مست و بے خود بنانے لگی
دیوانہ مجھے پھر بنانے لگی
ہنسانے لگی اور رلانے لگی

Scanned by CamScanner

نہ جانے مجھے کیا دکھانے لگی
بہار قبا پاس آنے لگی
میری تشنگی پھر بڑھانے لگی
مجھے یاد زمزم کی آنے لگی
یہ کس واسطے میں تڑپنے لگا
صدا کیا یہ کانوں میں آنے لگی
مسرت سے کیوں جھومنے میں لگا
یہ کیا مجھ کو مژدہ سنانے لگی
پڑھوں کیوں نہ دل سے درود وسلام
محبت کا نقشہ دکھانے لگی
مبارک، مبارک، یہ امید و بیم
مجھے لذتِ دید آنے لگی

شعر

اقوام جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے
تسخیر ہے مقصودِ تجارت تو اسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی
کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی
اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

Scanned by CamScanner

سبز گنبد ہمیں دکھا دینا

یا نبی ہم گناہگاروں کو دردِ فرقت سے اب جلا دینا
امتی ہیں تمہارے شاہِ امم سبز گنبد ہمیں دکھا دینا

خاکِ طیبہ لے لو کے لئے کالی کملی لے کفن کیلئے
واسطہ آپ کے نواسوں کا ایسا ایسی قسمت میری بنا دینا

دور رہ کر تمہاری چوکھٹ سے اشک آنکھوں سے بہتے رہتے ہیں
آس ہم بھی لگائے بیٹھیں ہیں دید کی پیاس اب بجھا دینا

آپ نبیوں میں سب سے اعلیٰ ہیں ختم ایک آپ پر نبوت ہے
ہم فقیروں کو یا رسول اللہ اپنی چوکھٹ کا آسرا دینا

لاج رکھنا شہِ زمن میری التجا ہے یہ قلبِ عشرت کی
میری ہستی کو خاکِ طیبہ میں یا رسولِ خدا ملا دینا

یا نبی ہم گناہگاروں کو دردِ فرقت سے اب جلا دینا
امتی ہیں تمہارے شاہِ امم سبز گنبد ہمیں دکھا دینا

میرا کملی والا تو میرا کملی والا ہے ☆ جس کی جانفشانی سے ہر طرف اجالا ہے
وادیوں سے فاراں تک وہی صدا ٹین تھا ☆ چاردانگ عالم میں جن کا بول بالا ہے
فرش پر چلے، جبتی شور عرشِ اعظم پر ☆ قلب تو منور ہے رنگ جو ہے کالا ہے

☆☆☆

یا ر مدینہ کی گلیاں

کہتے ہیں نظر کی جنت ہے، اے یار مدینے کی گلیاں
حسرت ہے یہی کہ میں دیکھوں، ہر بار مدینے کی گلیاں

ہیں سب کی نگاہیں عقیدت میں گلزار مدینے کی گلیاں
یا رب تو مجھے بھی دکھلا دے ایک بار مدینے کی گلیاں

بس اتنی تمنا ہے اپنی دن رات نظر میں طیبہ ہو
عجلت میں دیکھی ہے میں نے دو چار مدینے کی گلیاں

آتے ہیں فلک سے روز ملک نذرانہ لئے کچھ نعتوں کا
آتی ہیں نظر اس واسطے اب بیدار مدینہ کی گلیاں

دل مستی میں ڈوبا ہے میرا سرشار ہے روح وجاں ہردم
ہر ایک طرف بکھراتی ہیں انوار مدینے کی گلیاں

ہے گنبدِ خضرا پر دیکھو اک عالمِ نور و نکہت کا
کرتے ہیں شانِ رحمت کا دیدار مدینے کی گلیاں

روحانی فضائیں ہیں اسکی پر نور ہوائیں ہیں ہر سو
حافظ ہے عقیدت کا خود ایک اظہار مدینے کی گلیاں

☆☆☆

محمدؐ مصطفیٰ ہیں یوں سب رسولوں میں
کہ جیسے ہوگلاب افضل زمانہ بھر کے پھولوں میں
محمدؐ اس طرح تشریف فرما ہیں مدینے میں
کہ جیسے سورۂ یٰسین ہے قرآن کے سینے میں

☆☆☆

لطف ان کا عام ہو ہی جائیگا

لطف ان کا عام ہو ہی جائیگا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائیگا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائیگا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائیگا

یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر
دل میں پیدا لام ہو ہی جائیگا

سائلو دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائیگا

یادِ ابرو کر کے تڑپو بلبلو
ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائیگا

مفلسو ان کی گلی میں جا پڑو
باغِ خلد اکرام ہو ہی جائیگا

اے رضا ہر کام کا ایک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہو ہی جائیگا

☆☆☆

میرے سرکار کی طرح

(جناب ثمر)

کوئی نبی نہیں میرے سرکار کی طرح
یعنی جناب احمد مختار کی طرح

شق القمر کا معجزہ قربان جایئے
انگلی بھی کام کر گئی تلوار کی طرح

اٹھیئے رسول پاک دو عالم کے تاجدار
امت کھڑی ہے آج گنہگار کی طرح

رضواں میں کیا کروں تیرے باغ بہشت کو
خوشبو نہیں ہے گیسوئے سرکار کی طرح

کوچے میں بارگاہ رسالت کے اے ثمر
جاتے ہیں بادشاہ بھی لاچار کی طرح

کوئی نبی نہیں میرے سرکار کی طرح
یعنی جناب احمد مختار کی طرح

کون ہے تارک آئین رسولؐ مختار؟ ☆ مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار؟
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعار اغیار؟ ☆ ہوگئی کس کی نگہ طرز سلف سے بیزار؟

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں!

ہر کلی کے لبوں پر ہے صلی علی

بزم گلشن کا دیکھو نرالا سماں
ہر کلی کے لبوں پر ہے صلی علی

باد صرصر کے ہر وقت ہے یہ صدا
بزم گلشن کا وہ پاسباں آگیا

اے نسیم سحر جا تو آقا کے در
پھر جبیں اپنی خم کر دے اور اپنا سر

پھر تو کہنا آقا سے تو باادب
ایک طیبہ ہے عاصی کدھر جائے گا

کشتی زندگی کے سہارا ہو تم
دین وایماں کے میرے کنارہ ہو تم

اب بچا لو سفینہ میرا بیچ بھنور
ڈوبتے کو سہارا ہی مل جائیگا

ہو کرم کی نوازش ادھر بھی ذرا
روز وشب منتظر ہے صابر تیرا

دل میں درد نہاں روز و شب دیکھئے
صبر فرقت کے ماروں کو آجائیگا

☆☆☆

بگڑی بھی بنائیں گے

(جناب عشرت صاحب)

بگڑی بھی بنائیں گے جلوے بھی دکھائیں گے
گھبراؤ نہ دیوانو! سرکار بلائیں گے

ہم مسجدِ نبوی کے دیکھیں گے مناروں کو
اور گنبدِ خضرا کے پُر نور نظاروں کو
ہم جا کے مدینہ پھر واپس نہیں آئیں گے
گھبراؤ نہ دیوانو! سرکار بلائیں گے

مل جائیں گی تعبیریں اک روز تو خوابوں کی
گر جائیں گی دیواریں سب دیکھنا راہوں کی
ہم روضۂ اقدس پر جب آنسو بہائیں گے
گھبراؤ نہ دیوانو! سرکار بلائیں گے

دل عشقِ نبی میں تم کچھ اور تڑپنے دو
اس دید کی آتش کو کچھ اور بھڑکنے دو
ہم تشنہ دلی چل کر زمزم سے بجھائیں گے
گھبراؤ نہ دیوانو! سرکار بلائیں گے

Scanned by CamScanner

جب حشر کے میداں میں ایک حشر بپا ہوگا
جب فیصلہ امت کا کرنے کو خدا ہوگا
امت کو شہِ بطحاء کملی میں چھپائیں گے
گھبراؤ نہ دیوانو! سرکار بلائیں گے

اللہ محمد سے روداد میری کہنا
یہ پوچھ کے آقا سے ناے حاجیو تم آنا
عشرت کو درِ اقدس کب آپ بلائیں گے
گھبراؤ نہ دیوانوں سرکار بلائیں گے

☆☆☆

شعر

کتاب سادہ رہے گی کب تک کبھی تو آغازِ باب ہوگا
جنہوں نے بستی اجاڑ ڈالی کبھی تو ان کا حساب ہوگا
سکوتِ صحراء میں بسنے والوں رُتوں کا ذرا مزاج سمجھوں
آج کا دن جو سکوں سے گزرا تو کل کا موسم خراب ہوگا
بڑا پُر کٹھن ہے مرحلہ ہو سکے تو ساتھ دو
زندگی کے فاصلے مٹا سکو تو ساتھ دو
ہزار دکھ ہزار غم ہے یہاں
ہزار دکھ ہزار بار اٹھا سکو تو ساتھ دو

☆☆☆

چل چل چل مدینہ چل

چل چل چل مدینہ چل، چل چل چل مدینہ چل

طیبہ نگر کو جانا ہے، زخمی جگر دکھلانا ہے
آج نہیں تو کل، چل چل چل مدینہ چل

راہِ مسافر بھٹک گیا تو منزل تجھے دکھائیں گے
طیبہ کو ایک روز یقیناً آقا ہمیں بلائیں
ان کی یاد میں برسوں ترسے
آنکھوں کا کاجل، چل چل چل مدینہ چل

عشقِ نبی میں مست ہوا جو وہ ان کا دیوانہ ہے
سن لو آقا تم یہ میرا درد بڑا افسانہ ہے
دنیا والو ہوش میں رہنا مت کہنا پاگل
چل چل چل مدینہ چل

ان کی یاد میں رونے والا ہر عاشق دیوانہ ہے
ارے مسافر بھول نہ جانا راستہ بھی انجانا ہے
ان کے بغیر اب دل نہیں لگتا
میرا اب اک اک پل، چل چل چل مدینہ چل

طیبہ نگر کو جانا ہے، زخمی جگر دکھلانا ہے
آج نہیں تو کل، چل چل چل مدینہ چل

☆☆☆

Scanned by CamScanner

گلوں میں ہے شگفتگی

گلوں میں ہے شگفتگی، بہار میں ہے تازگی
فضاء میں بھی ہے دلکشی، بڑھی ہے زور تشنگی

اندھیرا سارا چھٹ گیا، بتوں کا راج ہٹ گیا
ہے جب کہ آ گئے نبی، نبی نبی نبی نبی

حیاتِ جاویداں ملی، متاعِ دو جہاں ملی
مسرتِ زماں ملی، عذاب سے اماں ملی

خدا کی آئی رحمتیں، گھروں میں چھائی برکتیں
ملی جو سنتِ نبی، نبی نبی نبی نبی

حبش کا ایک بلال تھا، جو پیکرِ جمال تھا
بڑا ہی باکمال تھا، مگر ستم کی ڈھال تھا

جفا کے ہاتھ کٹ گئے، بدن کے زخم پک گئے
مگر یہی صدا رہی، نبی نبی نبی نبی

عمر چلے بہن کے گھر، اتارنے کو ان کا سر
پڑی کتاب پر نظر، تو کہہ پڑے یہ سر بسر

پڑھاؤ مجھ کو بھی وہی، جو پڑھ رہے تھے تم ابھی
صدا ہے دل کی بس یہی، نبی نبی نبی نبی

☆☆☆

نبی نبی نبی نبی

جناب مولانا محمد ولی اللہ صاحب قاسمی

جمالِ حق کی روشنی، رخِ قمر کی چاندنی
وہ بلبلوں کی راگنی، کلامِ رب کی چاشنی
تھی کفر و شرک کی جاں کنی، بتوں پہ چھائی مردنی
ہوئی یوں آمدِ نبی، نبی، نبی، نبی، نبی

وہ صاحبِ کتاب ہیں، ہدایتوں کا باب ہیں
خدا کا انتخاب ہیں، رسولِ لا جواب ہیں
جہاں پہ رکھ دیا قدم، وہ سر زمیں ہے محترم
ہے شمعِ نور ایزدی، نبی، نبی، نبی، نبی

حبیبِ کبریا ہیں وہ، طبیبِ دوسرا ہیں وہ
بہارِ جاں فزا ہیں وہ، دوائے غم رُبا ہیں وہ
لیے کتابِ حق نُما، ہوئے جہاں میں رُو نما
ملی متاعِ سرمدی، نبی، نبی، نبی، نبی

جو لا مکاں چلے نبی، تو آرزو تھی دید کی
گھٹا تھی سر پہ نور کی، ملی رُسل کی سروری
قدم قدم پہ رحمتیں، روش روش پہ برکتیں
تھی ہر ادا میں دل کشی، نبی نبی نبی نبی

صحابہ بے شمار تھے، قطار در قطار تھے
وہ دین کی بہار تھے، نبی پہ جاں نثار تھے

وہ تھے خدا کے اولیاء، دلوں میں سوز وساز تھا
وہ کہہ رہے تھے سب یہی، نبی، نبی، نبی، نبی

چلے جو حضرت عمرؓ، کہ لیں رسول کی خبر
پڑی نعیم کی نظر، کہا چلو بہن کے گھر

سنا ہے جب کلام کو، اس آخری پیام کو
تو کہہ پڑے عمر یہی، نبی، نبی، نبی، نبی

وہ جستجو رسول کی، دعائیں تھی حصول کی
تھی دشمنی فضول کی، نبی کی راہ پھول تھی

بس یک نگاہِ کبریا، نے سارا کام کر دیا
زباں پہ آگیا یہی، نبی، نبی، نبی، نبی

وہ حضرت بلالؓ تھے، نبی کے ہم خیال تھے
فنائے ذوالجلال تھے، بڑے ہی خوش خصال تھے

بدن تھا تختۂ ستم، خدا کا اُن پہ تھا کرم
رہے پکارتے یہی، نبی، نبی، نبی، نبی

مدینہ دین کا چمن، نبی کا بن گیا وطن
ہے شمع نور ضو فگن، فدا ہیں میرے جان وتن

جب آئے سید البشر، تو اہلِ طیبہ جھوم کر
لگے پکارنے سبھی، نبی، نبی، نبی، نبی

ولی کی ہے یہی دعا، ملے رضائے کبریا
رسول پر ہو جاں فدا، کرم کی بھیک ہو عطا

ہو جب حرم میں حاضری ہو بارگہِ رسول کی
تو میرے لب پہ ہو یہی، نبی، نبی، نبی، نبی

Scanned by CamScanner

چاند تارے سبھی ماند پڑ جائیں گے

چاند تارے سبھی ماند پڑ جائیں گے
زلفِ اطہر جو رخ پر بکھر جائیگی
وہ سواریں گے جب گیسوئے عنبری
صبح کونین ایک دم نکھر جائیگی

مجھ کو مت چھیڑ اس وقت بادِ صبا
آج کرنے دے ذکرِ حبیبِ خدا
آخری سانس کو لطف آجائیگا
موت آکر سرہانے ٹھہر جائیگی

آپ کی پاک چوکھٹ پہ دے حاضری
یا نبی بس یہی مقصدِ زندگی
گر نگاہِ کرم آپ کی ہو گئی
میری تقدیر بگڑی سنور جائیگی

جیز طوفاں کو آ جائنگی ہچکیاں
بال بیکا بھی نہ کر پائنگی آندھیاں
میں تو دونگا وسیلہ حضور آپ کا
میری کشتی بھنور سے گزر جائیگی

جاننے والوں تم جانتے ہی رہو
اور دیوں کو تم پہچانتے ہی رہو

جس نے مانا نبی کو وہ مؤمن ہوا
اس کی ہستی یقیناً سدھر جائیگی

اختیار نبوت کا کیا پوچھنا
ان کے صدقہ میں ہم کو خدا مل گیا

پھیر لیں گے وہ منہ گلشنِ دہر سے
ساری پھولوں کی رنگت اتر جائیگی

ایک ہیکل کی وہ آخری بے بسی
جب پکاریں گے یا شاہِ دیں یا نبی

پیار کرنے لگیں گے نکیرین بھی
روشنی سے میری قبر بھر جائیگی

چاند تارے سبھی ماند پڑ جائیں گے
زلفِ اطہر جو رخ پر بکھر جائیگی

وہ سواریں گے جب گیسوئے عنبری
صبح کونین ایک دم بکھر جائیگی

☆☆☆

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

☆☆☆

نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

سید طفیل احمد مدنی

میرے مصطفیٰ کا ہمسر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا
کوئی اور ان سے بہتر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

وہ مقامِ حمد و رحمت جو ہوا نصیب ان کو
کسی اور کو میسر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

وہ ہیں خاتمِ رسولاں، ہے یہ حق بعد ان کے
کوئی دوسرا پیمبر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

ہے میرا یقینِ کامل کہ حضور کے علاوہ
کوئی عظمتوں کا پیکر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

وہ امانت ودیانت وہ صداقت و عدالت
کوئی ایسا حق کا مظہر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

گو ہزار لالہ و گل سرِ دہر کھل چکے ہیں
مگر ان کا سا گلِ تر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

ہو پسینہ جس کا خوشبو میں گلاب سے بھی بڑھ کر
کوئی ایسا جسمِ اطہر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

صفِ انبیاء میں ان کو یہ دلیلِ برتری ہے
کہ عطا کسی کو کوثر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

یہ طفیلِ حبِ احمد کہ وہی ہیں شاہِ خوباں
کبھی اپنا حال ابتر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

درِ مصطفیٰ سے ہم کو جو ہوا طفیل حاصل
کہیں اور سے میسر نہ ہوا، نہ ہے، نہ ہوگا

Scanned by CamScanner

اس پہ نکتہ بھی رب کو گوارہ نہیں

خوب نامِ محمد ہے اے مؤمنو!
اس پہ نکتہ بھی رب کو گوارہ نہیں

جو محمد کی الفت سے منہ موڑ لے
دونوں عالم میں اس کا گزارا نہیں

دیکھو قرآن میں مؤمنوں جا بجا
اپنے محبوب کو یوں مخاطب کیا

کبھی طٰہٰ کہا، کبھی یٰسٓ کہا
نام لیکر خدا نے پکارا نہیں

خوب نامِ محمد ہے اے مؤمنو!
اس پہ نکتہ بھی رب کو گوارہ نہیں

ظلم پر ظلم سہکر یہ بولے بلال
ظالموں یہ غلط ہے تمہارا خیال

ہاتھ سے دامنِ مصطفیٰ چھوڑ دوں
اتنا کمزور ایماں ہمارا نہیں

خوب نامِ محمد ہے اے مؤمنو!
اس پہ نکتہ بھی رب کو گوارہ نہیں

جو محمد کی الفت سے منہ موڑ لے
دونوں عالم میں اس کا گزارہ نہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وسلم

شہر مدینہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
عزت والے، شہرت والے، رحمت والے، برکت والے
سب سے اعلیٰ، سب سے معظم صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم

بات انوکھی، شان نرالی، جن کا رتبہ سب سے عالی
امت کے وہ ہادیٔ اکرم، صلی اللہ علیہ وسلم

سارا جہاں ہے روشن ان سے
حق کی اطاعت دم سے انکے
خلق میں یکتا نورِ مجسم
صلی اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم

کفر مٹانے آئے تھے وہ، حق پھیلانے آئے تھے
ان کا ہر ایک کام منظم، صلی اللہ علیہ وسلم

بیواؤں اور مسکینوں کی کرتے رہتے تھے رکھوالی
سارے یتیموں کے وہ ہمدم، صلی اللہ علیہ وسلم

دینِ مبیں وہ سب کو بتاتے، راہِ صداقت سب کو بتاتے
بچی باتیں کرتے ہر دم، صلی اللہ علیہ وسلم

کافر انکو ہے جھٹلاتے، دکھ پہنچاتے خوب ستاتے
پھر بھی ان سے نہ ہوتے برہم، صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

حافظِ قرآن

فضل خدا سے صاحب ذیشان ہو گیا
جو خوش نصیب حافظِ قرآن ہو گیا

اُس کو جلا سکے گی نہ جہنم کی آگ بھی
محفوظ جن کے سینے میں قرآن ہو گیا

وہ والدین حشر کے دن ہوں گے تاج دار
جن کا دلارا حافظِ قرآن ہو گیا

دس ایسے آدمیوں کو وہ جنت دلائیگا
دوزخ میں جن کے جانے کا اعلان ہو گیا

مانند آفتاب وہ چمکے گا حشر میں
جن کا دلارا حافظِ قرآن ہو گیا

حفظِ قرآن پاک کی برکت نہ پوچھئے
انسان جن کے فیض سے ذی شان ہو گیا

☆☆☆

جو عظمت رسول پہ قربان ہو گیا
مرنے کے بعد خلد کا مہمان ہو گیا
اللہ کی رحمتوں نے اسے گود میں لیا
فرزند جس کا حافظ قرآن ہو گیا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

اسرار زمیں کھول رہے ہیں

سربستہ وہ اسرار زمیں کھول رہے ہیں
تا عرش بریں لوح وقلم بول رہے ہیں
شاگرد ہم استاذ خدا علم ہے قرآن
پڑھ عَلَّمَ الْقُرْآن در سورۂ رحمٰن

قرآن ہی آئین جہاں رشد امم ہے
سکھلانے کا جو اصل ذریعہ ہے قلم ہے
عالم ہی نہیں بات کا عالم بھی قائل
ہے پہلے پہل سورۂ اقْــــرَأْ ہوئی نازل

سربستہ وہ اسرار زمیں کھول رہے ہیں
تا عرش بریں لوح وقلم بول رہے ہیں
جی ہاتھ میں ہے جس کے قلم فوق بشر ہے
دنیا میں نہیں اس سے بڑا کوئی ہنر ہے

اسکول کی کالج کی ایواں کی ضرورت
ہر خطۂ دنیا میں فقط میری حکومت
آدم کا محمد جو قلم کار ہے بندہ
مر کر بھی فقط ایک وہی رہتا ہے زندہ

سربستہ وہ اسرار زمیں کھول رہے ہیں
تا عرش بریں لوح وقلم بول رہے ہیں
جو کاتب قرآن قلم کار وہی ہیں
کیا حضرت عثمان غنی ہیں

استاذ کو مصنف کو بھی حاکم کو حکم کو
پاؤ گے سبھی ہاتھ میں بس ایک قلم کو
وہ نظم و غزل نعت ہو یا حمد و قصیدہ
لکھتے ہیں سبھی ہم ہی وہ مقبول چنیدہ
سربستہ وہ اسرار زمین کھول رہے ہیں
تا عرش بریں لوح وقلم بول رہے ہیں
تقدیر کے کاتب نے قلم توڑ دیا ہے
تقدیر کا لکھنا بھی وہ اب چھوڑ دیا
اک روز کہا میں نے جو یہ عرش بریں پر
ہے کون قلم کار بتا روئے زمیں پر
کچھ قافلۂ اہلِ قلم بھاگ کر آئے
تھے سوئے ہوئے جتنے بھی وہ جاگ کے آئے
سربستہ وہ اسرار زمین کھول رہے ہیں
تا عرش بریں لوح وقلم بول رہے ہیں
کچھ ان میں محدث تھے، مؤرخ تھے مفسر
کچھ نثر کے استاذ سخن ور تھے اور شاعر
سمجھو کہ وہ نعمان تھے حسان تھے رازی
کچھ رومی و فردوس تھے حافظ وشیرازی
باقی جو یہاں آج زمیں اور مکیں ہیں
ہر حاکم ومحکوم میری زیرِ نگیں ہیں
ہاں علّم بالقلم جو فرمانِ خدا ہے
حافظ نے پڑھا اس کو ایک قرآن ہدیٰ ہے
سربستہ وہ اسرار زمین کھول رہے ہیں
تا عرش بریں لوح وقلم بول رہے ہیں

حفظِ قرآں کے لئے اللہ نے تم کو چنا

شکریہ اے حافظو! اس کا نہ ہو کر کے ادا
حفظِ قرآں کے لئے اللہ نے تم کو چنا

دس عزیزوں کی سفارش کا تمہیں مژدہ ملا
اس سے بڑھ کر حفظِ قرآں کا بھلا کیا ہو صلہ
مل گیا ہے رب سے بس بے آسروں کو آسرا
حفظِ قرآں کے لئے اللہ نے تم کو چنا

ہیں یہ قرآں کے فضائل میں روایت معتبر
نیکیاں دس دس ملیں گی تم کو ایک ایک حرف پر
کرتے رہنا ہے تلاوت اب تم صبح و مسا
حفظِ قرآں کے لئے اللہ نے تم کو چنا

حفظ تو قرآن کے الفاظ تم نے کر لئے
لعل و گوہر سے تم نے دامن اپنے بھر لئے
اب عمل کی موتیاں چننے کا آیا مرحلہ
حفظِ قرآں کے لئے اللہ نے تم کو چنا

قلب واصل کو خدا وہ تاج کل پہنائیگا
جس کے آگے چاند وسورج کو گہن لگ جائیگا
شرط بس یہ ہے نہ ہو قول وعمل میں فاصلہ
حفظِ قرآں کے لئے اللہ نے تم کو چنا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں

حضرت ماہر القادری

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، ہاتھوں سے اٹھایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جیسے کسی طوطا مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول وقسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے، ہاتھوں میں اٹھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو تو ایک ایک جلسہ میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں، سو بار رلایا جاتا ہوں
یہ میری عقیدت کے دعوے اور قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں میرا ذکر نہیں، کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

☆☆☆

Scanned by CamScanner

سوئے حرم چلے ہیں

سجدے جبیں جبیں ہے دعائیں زباں زباں
سوئے حرم چلے ہیں مسافر کشاں کشاں

احساس معصیت سے ہے لرزہ بدن بدن
اور چشم شرمسار سے آنسو رواں رواں

سجدے جبیں جبیں ہے دعائیں زباں زباں
سوئے حرم چلے ہیں مسافر کشاں کشاں

طے ہو رہی ہے راہ طلب یوں قدم قدم
شاداں عیاں عیاں ہے پشیماں نہاں نہاں

سجدے جبیں جبیں ہے دعائیں زباں زباں
سوئے حرم چلے ہیں مسافر کشاں کشاں

جلوے فلک فلک ہے اجالے فضا فضا
چمکا ہے آفتاب رسالت کہاں کہاں

سجدے جبیں جبیں ہے دعائیں زباں زباں
سوئے حرم چلے ہیں مسافر کشاں کشاں

مانو تو ہر صدائے موذن ہے ایک پیام
سمجھو تو ہے ندائے محمد اذاں اذاں

سجدے جبیں جبیں ہے دعائیں زباں زباں
سوئے حرم چلے ہیں مسافر کشاں کشاں

اور گزرے جو ہم مدینے کی گلیوں سے یوں لگا
خوشبو چمن چمن ہے بہار جناں جناں

Scanned by CamScanner

سجدے جبیں جبیں ہے دعائیں زباں زباں
سوئے حرم چلے ہیں مسافر کشاں کشاں

بیٹھا ہے آستاں پہ اقبال تو خاموش
برپا ہے دل میں ایک تلاطم نہاں نہاں

سجدے جبیں جبیں ہے دعائیں زباں زباں
سوئے حرم چلے ہیں مسافر کشاں کشاں

☆☆☆

حسن کے انداز

عشق کو حسن کے انداز سکھالوں تو چلوں
منظرِ کعبہ نگاہوں میں بسالوں تو چلوں

اپنے محبوبِ حقیقی کو منالوں تو چلوں
اپنی بگڑی ہوئی ہر بات بنالوں تو چلوں

منظرِ کعبہ نگاہوں میں بسالوں تو چلوں

کھینچتا ہے ابھی قدموں کو مطافِ کعبہ
پیاس تلوؤں کی ابھی اور بجھالوں تو چلوں

کرلوں ایک بار ذرا پھر سے طوافِ کعبہ
روح کو رب کے انداز سکھالوں تو چلوں

منظرِ کعبہ نگاہوں میں بسالوں تو چلوں

درِ کعبہ سے پھر ایک بار لپٹ کر رولوں
اور کچھ اشک ندامت کے بہالوں تو چلوں

چوم لوں بڑھ کے پھر ایک بار غلافِ کعبہ
تشنگی ہونٹوں کی کچھ اور بجھالوں تو چلوں

منظرِ کعبہ نگاہوں میں بسالوں تو چلوں

عشق کو حسن کے انداز سکھالوں تو چلوں
منظرِ کعبہ نگاہوں میں بسالوں تو چلوں

منظرِ کعبہ نگاہوں میں بسالوں تو چلوں

☆☆☆

Scanned by CamScanner

کعبہ یاد آتا ہے

مجھے فرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے
وہ زم زم یاد آتا ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے

جہاں جا کر میں سر رکھتا، جہاں میں ہاتھ پھیلاتا
وہ چوکھٹ یاد آتی ہے وہ پردہ یاد آتا ہے

کبھی وہ دوڑ کر چلنا کبھی رک رک کے رہ جانا
وہ چلنا یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے

کبھی وحشت میں آ کر پھر صفا پر جا کے چڑھ جانا
وہ سعی یاد آتا ہے وہ مروہ یاد آتا ہے

کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صف میں لڑ بھڑ کر
وہ دھکے یاد آتے ہیں وہ جھگڑا یاد آتا ہے

کبھی جانا منیٰ کو اور کبھی میدان عرفہ کو
وہ مجمع یاد آتا ہے وہ صحراء یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو تکبیر پڑھ پڑھ کر
وہ غوغا یاد آتا ہے وہ سودا یاد آتا ہے

منیٰ کو لوٹ کر پھر وہ دنبہ کو ذبح کرنا
وہ سنت یاد آتی ہے وہ فدیہ یاد آتا ہے

وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبہ کو مڑ مڑ کر
وہ منظر یاد آتا ہے، وہ جلوہ یاد آتا ہے

میرا مکہ بھی طیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو
کہ مکہ یاد آتا ہے کہ طیبہ یاد آتا ہے

ثنا ہیں شوق جب الحق ہیں رب البیت کی جانب
نہ کعبہ یاد آتا ہے نہ مکہ یاد آتا ہے

کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر

کعبہ پے پڑی جب پہلی نظر ☆ کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش وخرد مفلوج ہوئے ☆ دل ذوقِ تماشہ بھول گیا

پھر روح کو اذنِ رقص ملا ☆ خوابیدہ جنوں بیدار ہوا
تلووں کا تقاضہ یاد رہا ☆ نظروں کا تقاضہ بھول گیا

احساس کے پردے لہرائے ☆ ایماں کی حرارت تیز ہوئی
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ ☆ سر اپنا سودا بھول گیا

جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے ☆ یاد آ نہ سکا جو سوچا تھا
اظہارِ عقیدت کی دھن میں ☆ اظہارِ تمنا بھول گیا

پہنچا جو حرم کی چوکھٹ تک ☆ ایک ابرِ کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے ☆ کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

ہر وقت برستی ہے رحمت ☆ کعبہ میں زمیں اللہ اللہ
خاطی ہوں میں کتنا بھول گیا ☆ عاصی ہوں میں کتنا بھول گیا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

میری آنکھ میں ہے کعبہ

(شاہی بستوی)

میری آنکھ میں ہے کعبہ، میرا سینہ طور سینا
میرے لب پہ ہے محمد، میرے دل میں ہے مدینہ

ہے شرابِ عشقِ احمد، میری بے خودی کا حاصل
میرے سامنے سے ساقی، تو ہٹالے جامِ مینا

نہ مجھے ہے شوقِ جنت، نہ خیالِ طورِ سینا
میری آرزو محمد، میری جستجو مدینہ

کبھی ذکرِ مصطفیٰ میں جو چھلک پڑی ہیں آنکھیں
میرا ایک ایک آنسو ہوا قیمتی نگینہ

یہ گلاب ومشک وعنبر، جو ہیں خوب خوب سے تر
مگر ان سبھوں سے بہتر، تو نبی کا ہے پسینہ

بخدا یہ معجزہ ہے، رہِ عشقِ مصطفیٰ میں
جنہیں موت آگئی ہے، انہیں آگیا ہے جینا

مجھے اپنے در پہ شاہی شہِ انبیاء بلالے
کہ جدائیوں کے غم میں میرے دل کا چین چھینا

مئے عشقِ خیر الوریٰ پیتے پیتے
خدا مل گیا باخدا پیتے پیتے

Scanned by CamScanner

مانگی ہے یہ دعا فقط

کعبے کے در کے سامنے، مانگی ہے یہ دعا فقط
ہاتھوں میں حشر تک رہے، دامنِ مصطفیٰ فقط

طیبہ کی سیر کو چلیں، قدموں میں ان کے جان دیں
دفن ہوں ان کے شہر میں، ہے یہی التجاء فقط

دنیا کی ساری نعمتیں، میری نظر میں ہیچ ہوں
رکھنے کو سر پہ گر ملیں، نعلینِ مصطفیٰ فقط

نزع کے وقت جب میری، سانسوں میں انتشار ہو
میری نظر کے سامنے، گنبد ہو وہ ہرا فقط

نعتِ رسولِ پاک ہے، نظمی کا مقصدِ حیات
قبر میں بھی لبوں پہ ہو سرکار کی ثناء فقط

کعبے کے در کے سامنے، مانگی ہے یہ دعا فقط
ہاتھوں میں حشر تک رہے، دامنِ مصطفیٰ فقط

Scanned by CamScanner

مدینہ یاد آتا ہے

(جناب مفتی محمد سلمان منصور پوری)

مجھے فرقت میں رہ رہ کر مدینہ یاد آتا ہے
وہ جالی یاد آتی ہے وہ روضہ یاد آتا ہے
کھڑا ہوتا جہاں جا کر سلام شوق کو لے کر
وہ موقع یاد آتا ہے وہ حجرہ یاد آتا ہے

درِ اقدس پہ حاضر ہوں نگاہوں میں ہیں وہ میری
وہ منظر یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے
کبھی عشق نبیؐ میں آنسوؤں سے تربتر ہونا
وہ رونا یاد آتا ہے وہ لمحہ یاد آتا ہے

وہ جنت کی کیاری میں مناجات ودعا کرنا
وہ ساعت یاد آتی ہے وہ جذبہ یاد آتا ہے
کبھی صفہ میں جا کر کے خدا کی یاد میں رہنا
وہ مجلس یاد آتی ہے وہ گوشہ یاد آتا ہے

کبھی صحن حرم میں بیٹھ کر محو حرم ہونا
وہ منبر یاد آتا ہے وہ قبہ یاد آتا ہے
خزف ریزے بھی ارض پاک کے رشکِ دو عالم ہیں
وہ ذرے یاد آتے ہیں وہ جلوہ یاد آتا ہے

میں رہتا کاش وابستہ انہی ذروں سے پیوستہ
وہ مٹی یاد آتی ہے وہ سبزہ یاد آتا ہے
گزرتی زندگی میری مدینہ کی فضاؤں میں
وہ وادی یاد آتی ہے وہ صحرا یاد آتا ہے

الٰہی پھر تو پہنچا دے وہیں پر اپنے سلماں کو
کہ طیبہ یاد آتا ہے مدینہ یاد آتا ہے

وہ سید کونین ہے آقائے امم ہے

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان

پھر پیش نظر گنبد خضرا ہے حرم ہے
پھر نام خدا روضۂ جنت میں قدم ہے
پھر شکر خدا سامنے محراب نبی ہے
پھر سر ہے مرا اور ترا نقشِ قدم ہے
محراب نبی ہے کہ کوئی طور تجلی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے
پھر منت دربان کا اعزاز ملا ہے
اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے
پھر بارگہ سید کونین میں پہنچا
یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے
یہ ذرۂ ناچیز ہے خورشید بداماں
دیکھ ان کے غلاموں کا بھی کیا جاہ وحشم ہے
ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کر کرے شکر
کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے
رگ رگ میں محبت ہو رسولِ عربی کی
جنت کے خزائن کی یہی بیع سلم ہے
وہ رحمت عالم ہے شہِ اسود واحمر
وہ سید کونین ہے آقائے امم ہے
وہ عالم توحید کا مظہر کہ جس میں
مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے
دل نعت رسولِ عربی کہنے کو ہے بے چین
عالم ہے تحیر کا زباں ہے نہ قلم ہے

Scanned by CamScanner

مدینے کی گلی اچھی لگی

(جناب نیازی)

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
اُن کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبی کا چھوڑ کر
مجھ کو کوئے مصطفیٰ کی چاکری اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہ سرورِ کونین پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

رکھ دیا سرکار کے قدموں پہ سلطانوں نے سر
سرورِ کون ومکاں کی سادگی اچھی لگی

مہر وما کی روشنی مانا کہ اچھی ہے مگر
سبز گنبد کی مجھے تو روشنی اچھی لگی

آج محفل میں نیازیؔ نعت جو میں نے پڑھی
عاشقانِ مصطفیٰ کو وہ بڑی اچھی لگی

خوش رَوِی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینہ کی گلی اچھی لگی

☆☆☆

جب جب نبی کی یاد آئے ہے

جب جب نبی کی یاد آئے ہے، آئے ہے
جیا مورا کھچ کے مدینہ چلا جائے ہے، مدینہ چلا جائے

آمنہ بی بی خوشیاں منائے، خوشیاں منائے
عبدالمطلب پھولے نہ سمائے، پھولے نہ سمائے
ٹل ٹل حلیمہ دائی جائے ہے آئے ہے
جیا مورا کھچ کے مدینہ چلا جائے ہے، مدینہ چلا جائے

آئے وہ جگمگ شاہِ مدینہ، شاہِ مدینہ
کفر کے ماتھے آیا پسینہ، آیا پسینہ
حق کا جو جھنڈا لہرائے ہے، آئے ہے
جیا مورا کھچ کے مدینہ چلا جائے ہے، مدینہ چلا جائے

اللہ اکبر انکا پسینہ جس سے مہکتا سارا مدینہ
دونوں جہاں کو مہکائے ہے، آئے ہے
توبہ کا ہم کو کچھ نہ قرینہ، کچھ نہ قرینہ
راتوں کو روتے شاہِ مدینہ، شاہِ مدینہ
امت کو دیکھو بخشوائے ہے، آئے ہے،
جیا مورا کھچ کے مدینہ چلا جائے ہے، مدینہ چلا جائے

آئیگا ایک دن حج کا مہینہ، حج کا مہینہ
پھر سے بلا لو شاہِ مدینہ، شاہِ مدینہ
رضواں کو یاد آب ستائے ہے، آئے ہے
جیا مورا کھچ کے مدینہ چلا جائے ہے، مدینہ چلا جائے

مدینے کی نئی شان دیکھا دے

اللہ مدینے کی نئی شان دکھا دے
اس سال وہاں کا مجھے رمضان دکھا دے

وہ گنبد خضراء جو ہے انوار کا مرکز
وہ دل ہے میرا اور میری جان دکھا دے

سرکار کے قدموں میں ملے جہاں کی عزت
سب اہلِ حرم کو میرا ارمان دکھا دے

طیبہ ہی سما جائے میرے قلب ونظر میں
طیبہ کے نظارے مجھے ہر آن دکھا دے

اس سال پھر عزتِ حج مجھ کو عطا ہو
پھر مجھ کو وہی نور کے میدان دکھا دے

دورانِ مصائب میں ملے صبر کی توفیق
ہوتا ہے حقائق پے جو ایقان دکھا دے

سرکار دو عالم کے جو منظورِ نظر ہیں
مرزا کو خدا ایسے مسلمان دکھا دے

اللہ مدینے کی نئی شان دکھا دے
اس سال وہاں کا مجھے رمضان دکھا دے

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

عظمت کے مطابق جب الفاظ نہیں ملتے
تعریف کرے کوئی کس طرح مدینہ کی

وہ آنکھوں ہی آنکھوں سے مستانہ بناتے ہیں
زحمت بھی نہیں دیتے مئے خوار کو پینے کی

یہ زخم ہے طیبہ کا، یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

اس وقت بھی طوفاں میں بے فکر تھا دیوانہ
جب خیر مناتے تھے سب اپنے سفینے کی

وہ دل میں بساتے ہیں، قرآن بھی کہتا ہے
حکمت ہے یہ قدرت کی، یہ بات ہے سینے کی

کس وقت مدینے کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
ان گلیوں میں اب تک بھی خوشبو ہے پسینے کی

ہر سال مدینے میں مرزا کو بلاتے ہیں
اس طرح جگاتے ہیں تقدیر کمینے کی

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

☆☆☆

روضۂ محمد پرنور کا بسیرا ہے

روضۂ محمد پر نور کا بسیرا ہے
ہر طرف سے طیبہ کو روشنی نے گھیرا ہے

گلشنِ محمد کا واہ رے نظارہ یہ
شام کی بہاروں میں خوشنما سویرا ہے

شان میرے آقا کی بوجہل نہ سمجھے گا
آئیں کیا نظر اس کو، دل میں جب اندھیرا ہے

قبر میں فرشتو تم کیوں مجھے ستاتے ہو
خادمِ محمد ہوں باغِ خلد میرا ہے

دیکھتا ہے خود مولیٰ حج کا دل نشیں منظر
مسکنِ محمد کو حاجیوں نے گھیرا ہے

رحمتیں برستی ہیں صبح و شام روضہ پر
عرش کے فرشتوں کا ان کے در پہ ڈیرا ہے

نعت سرورِ عالم لکھ رہا ہوں اے ابرار
میں غلامِ احمد ہوں، مشغلہ یہ میرا ہے

نہ دولت نہ شہرت نہ زر چاہتے ہیں	☆	مدینے کا ہم تو سفر چاہتے ہیں
خدا سے نہ محشر میں شرمندگی ہو	☆	غزل میں بھی ایسا ہنر چاہتے ہیں

☆☆☆

مدینہ کا سفر

اقبال عظیم

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانبِ طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

کہاں اور کہاں اُس روضۂ اقدس کا نظارہ
نظر اُس سمت اٹھتی ہے مگر دُزدیدہ دُزدیدہ

غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں
دلِ گرویدہ گرویدہ سر شوریدہ شوریدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ، فضاء سنجیدہ سنجیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبالؔ جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پہ
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

☆☆☆

Scanned by CamScanner

الخلفاء الراشدون

الامام الشافعي رضى الله عنه

شَهِدْتُ بِأَنَّ اللّٰهَ لَا شَيْءَ غَيْرُهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَأَخْلَصُ

وَأَنَّ عُرَى الْإِيمَانِ قَوْلٌ مُبَيَّنٌ
وَفِعْلٌ زَكِيٌّ قَدْ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَلِيفَةُ رَبِّهِ
وَكَانَ أَبُوْ حَفْصٍ عَلَى الْخَيْرِ يَحْرِصُ

وَأَشْهَدُ رَبِّي أَنَّ عُثْمَانَ فَاضِلٌ
وَأَنَّ عَلِيًّا فَضْلُهُ مُتَخَصِّصُ

أَئِمَّةُ قَوْمٍ يُهْتَدَى بِهُدَاهُمُ
لَحَى اللّٰهُ مَنْ إِيَّاهُمُ يَتَنَقَّصُ

فَمَا لِغُوَاةٍ يَشْتُمُونَ سَفَاهَةً
وَمَا لِسَفِيهٍ لَا يَحِيصُ وَيَخْرَصُ

بوبکر و عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم

سید شاہ نفیس الحسینی

اصحاب محمدؐ حق کے ولی ✿ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
یاران نبی میں سب سے جلی ✿ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
وہ شمع حرم کے پروانے ✿ وہ ختم رسل کے دیوانے
بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ ✿ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
اسلام نے جن کو عزت دی ✿ اسلام کو قوت جن سے ملی
ایماں کی روایت جن سے چلی ✿ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
ترتیب خلافت بھی ہے یہی ✿ ترتیب فضیلت بھی ہے یہی
لگتی ہے یہی ترتیب بھلی ✿ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
اس نظم کی خوشبو پھیلے گی ✿ یہ خوشبو ہر سو پھیلے گی
گونجے گا یہ نغمہ گلی گلی ✿ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
یہ لوح و قلم کی زینت ہے ✿ یہ کعبہ حرم کی زینت ہے
لکھ شاہ نفیس اب اس کو جلی ✿ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

شان حضرت بلالؓ

چمک اٹھا جو ستارے ترے مقدر کا
حبش سے تجھ کو اٹھا کر حجاز میں لایا

ہوئی اسی سے ترے غمکدے کی آبادی
تری غلامی کے صدقے ہزار آزادی

وہ آستاں نہ چھوٹا تجھ سے ایک دم کے لیے
کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لیے

اصحابِ پیمبر یاد آتے ہیں

حضرت قاری صدیق احمد صاحب باندویؒ

نہ صہبا سے ہے کچھ رغبت نہ ساغر یاد آتے ہیں
مجھے ہر حال میں ساقیِ کوثر یاد آتے ہیں

کسی مجلس میں جب ذکرِ رسولِ پاک ہوتا ہے
مجھے خاصانِ اصحابِ پیمبر یاد آتے ہیں

مخالف جب ستاتا ہے ہمیں آزار کی باتیں
مقدس ذات پہ طائف کے پتھر یاد آتے ہیں

شبِ ہجرت کا نقشہ جب بھی مجھ کو یاد آتا ہے
نبی کے ہم سفر صدیقِ اکبرؓ یاد آتے ہیں

کبھی ایوانِ باطل میں جو ہلچل ہونے لگتی ہے
عمر فاروقؓ کے اس وقت تیور یاد آتے ہیں

وہ ذی نورین کا عثمانؓ نے پایا لقب جب سے
ہمیں اس وقت سے عثمانؓ برابر یاد آتے ہیں

ہماری بُزدلی تبدیل ہو جاتی ہے جرأت سے
جو خیبر یاد آتا ہے، جو حیدرؓ یاد آتے ہیں

خدا کی راہ میں جب بھی کوئی ہم کو ستاتا ہے
بلالؓ و یاسرؓ و سلمانؓ و بوذرؓ یاد آتے ہیں

کبھی مسجد میں جا کر جب بھی سجدہ ریز ہوتا ہوں
نبی کے مسجد و محراب و منبر یاد آتے ہیں

کرم سے جن کے منزل تک رسائی ہو گئی ثاقب
مجھے راہِ ہدایت کے وہ رہبر یاد آتے ہیں

Scanned by CamScanner

خدا تمہارے ساتھ ہے

بڑھے چلو مجاہدو خدا تمہارے ساتھ ہے
خدا تمہارے ساتھ ہے، نبی تمہارے ساتھ ہے

تمہارے واسطے یہ آج کہکشاں ہے غازیو
تمہارے سر پہ رحمتوں کا سائبان ہے غازیو
قدم قدم شہید کربلا تمہارے ساتھ ہے

بڑھے چلو مجاہدو خدا تمہارے ساتھ ہے
خدا تمہارے ساتھ ہے، نبی تمہارے ساتھ ہے

گزر چکے ہو تم ان آزمائشوں سے بارہا
کہ ایسی ایسی جنگیں لڑ چکے ہو تم ہزارہا
خدا ذوالجلال کی مدد تمہارے ساتھ ہے

بڑھے چلو مجاہدو خدا تمہارے ساتھ ہے
خدا تمہارے ساتھ ہے، نبی تمہارے ساتھ ہے

تمہاری جرأتوں پہ کیوں نہ فخر زندگی کرے
تم ایسی ماؤں کے ہو لال جن سے موت بھی ڈرے
زمیں تمہارے ساتھ ہے، فضاء تمہارے ساتھ ہے

بڑھے چلو مجاہدو خدا تمہارے ساتھ ہے
خدا تمہارے ساتھ ہے، نبی تمہارے ساتھ ہے

Scanned by CamScanner

جلاؤ حق کے راستوں میں اپنے خون کے دیئے
تمہارا خون تاج ہے، تمام قوم کے لئے
تمام قوم کی دلی دعا تمہارے ساتھ ہے

بڑھے چلو مجاہدو خدا تمہارے ساتھ ہے
خدا تمہارے ساتھ ہے، نبی تمہارے ساتھ ہے

تمہارے واسطے یہ آج کہکشاں ہے غازیو
تمہارے سر پہ رحمتوں کا سائبان ہے غازیو
قدم قدم شہید کربلا تمہارے ساتھ ہے

☆☆☆

بڑھے چلو مجاہدو

محاذ جنگ گرم ہے، بڑھے چلو مجاہدو
سفر ہے کارزار کا، چلے چلو مجاہدو

یہ زندگی خدا کی ہے، جیو تو اسکے واسطے
جو موت کا ہو سامنا، مرو تو اسکے واسطے

سنبھالو تیغ اور جہاد کو چلو مجاہدو
محاذ جنگ گرم ہے، بڑھے چلو مجاہدو

لکھی ہوئی صفین کے ہیں ساحلوں پہ آج تک
ہے سخت جو کہ اہلِ روم کے دلوں پر آج تک

وہ تازہ پھر سے داستان تم کرو مجاہدو
بپا ہے پھر سے معرکہ چلے چلو مجاہدو

ستم کو کائنات سے مٹا کے چھوڑنا ہے اب
ہر ایک سامری کا پھر طلسم توڑنا ہے اب
سجا کے خوں سے بزم کو چلے چلو مجاہدو
محاذ جنگ گرم ہے، بڑھے چلو مجاہدو

وہ کافروں کی تم صفوں کو پھاڑتے بڑھے چلے
یہ چوٹیاں یہ چوکیاں بچھاڑتے چڑھے چلے
مت ان کے حق میں دل کو تم نرم کرو مجاہدوں
محاذ جنگ گرم ہے، بڑھے چلو مجاہدوں

خدائے پاک فتح دے تو مت غرور کیجیو
غور وفکر حق کی ہے یہ شان جہان دیکھیو
خدا کے خوف سے تم آنکھ نم کرو مجاہدو
محاذ جنگ گرم ہے، بڑھے چلو مجاہدو

انہوں نے کتنی مریموں کی چادریں اُتار دیں
ستم گروں نے ماؤں پر قیامتیں گزرا دیں
یہ کھیل ان کے ظلم کا بگاڑ دو مجاہدو
اور ان کی گندی محفلیں اجاڑ دو مجاہدو

Scanned by CamScanner

باطل سے کبھی حق نہ دبا ہے نہ دبے گا

باطل سے کبھی حق نہ دبا ہے نہ دبے گا
روکے سے یہ سیلاب رکا ہے نہ رکے گا
سینوں میں محمد کی لگن اور بڑھے گی
آندھی سے یہ شعلہ نہ بجھا ہے نہ بجھے گا

کانٹے نہیں تم راہ میں بارود بچھا دو
پیچھے قدم اپنا نہ ہٹا ہے نہ ہٹے گا
گھوڑوں سے کھیتوں کو گرا سکتے ہو لیکن
سچائی کا پرچم نہ گرا ہے نہ گرے گا

لاشوں پہ کھڑے ہو کے دہاڑے نہ مچاؤ
قاتل کبھی مظلوم بنا ہے نہ بنے گا
کیا تم سے رکھے قوم بھلائی کی توقع
دلدل میں کوئی پھول کھلا ہے نہ کھلے گا

ایمان سے خالی ہے دل و ذہن تمہارے
پانی کبھی چھلنی میں بھرا ہے نہ بھرے گا
اللہ کے بندوں پہ ستم توڑنے والا
اللہ کی لاٹھی سے بچا ہے نہ بچے گا

تاریخ لکھا کرتے ہیں جو خون سے اپنے
نام ان کا نشان ان کا مٹا ہے نہ مٹے گا
کٹ جائیں گے ظالم کی حمایت نہ کریں گے
سر اپنا مظفر نہ جھکا ہے نہ جھکے گا

پھر جامِ شہادت نوش کروں

میں سچے رب کے رستے میں سو بار لڑوں اور جاں دے دوں
پھر لوٹ کے دنیا میں آؤں پھر جامِ شہادت نوش کروں

میرے جسم کا ہر جزو کٹ جائے اور میت خوں میں اَٹ جائے
یہ ظلم کا بادل چھٹ جائے، یہ کفر کا پہرا ہٹ جائے

پھر جاگے جوش جوانوں میں، پھر جنگ چھڑے گھمسانوں میں
جب آگ لگے دریاؤں میں صحراؤں میں میدانوں میں

میں تیغ و سنان سے لڑ جاؤں، سیڑھی فردوس کی چڑھ جاؤں
جب دنیا مجھ پہ رشک کرے، یہ اللہ سے میں عرض کروں

پھر لوٹ کے دنیا میں آؤں پھر جامِ شہادت نوش کروں
پھر لوٹ کے دنیا میں آؤں پھر جامِ شہادت نوش کروں

جب ڈنکا دیں کا بجنے لگے اور بول اسلام کا بالا ہے
پھر مشرق و مغرب کے اندر پھر حق کا نور اجالا ہو

پھر لاشوں کے انبار لگے، پھر قیدیوں کے بازار لگے
جو روح میری پرواز کرے، میرا لشکر مجھ پہ ناز کرے

پھر جاں اپنی قربان کروں وہ لطف دوبارہ سے پاؤں
پھر لوٹ کے دنیا میں آؤں پھر جامِ شہادت نوش کروں

میں سچے رب کے رستے میں سو بار لڑوں اور جاں دے دوں
پھر لوٹ کے دنیا میں آؤں پھر جامِ شہادت نوش کروں

☆☆☆

Scanned by CamScanner

شہِ کونین کی سنت پہ جو عامل نہیں ہوتا

از عارف باللہ قاری صدیق صاحبؒ

شہِ کونین کی سنت پہ جو عامل نہیں ہوتا
وہ کچھ بھی کر رہا ہو کچھ اسے حاصل نہیں ہوتا

کرشمے لاکھ دکھلائے ولی اس کو کہے کوئی
گروہِ اولیاء میں وہ کبھی شامل نہیں ہوتا

سفر ناقص ہی رہتا ہے کبھی منزل نہیں ملتی
نہ ہو گر رہبرِ کامل سفر کامل نہیں ہوتا

عمل پیہم ہو پھر اللہ کی مرضی بھی حاصل ہو
تو ایسے کام میں کوئی کبھی حائل نہیں ہوتا

جو فکرِ آخرت میں رات دن بے چین رہتا ہے
خدا کی یاد سے اک آن بھی غافل نہیں ہوتا

جسے عشقِ پیمبر ہے جسے پاسِ شریعت ہے
وہ احکامِ شریعت سے کبھی جاہل نہیں ہوتا

تجلی رب کی ایسے قلب پر نازل نہیں ہوتی
رزیلہ نفس کا جس قلب سے زائل نہیں ہوتا

وہ گمراہی میں رہتا ہے ہدایت مل نہیں سکتی
طریقِ حق کی جانب جس کا دل مائل نہیں ہوتا

نہیں ہوتا ہے جس میں خدمتِ مخلوق کا جذبہ
کسی کی بھی نظر میں وہ کسی قابل نہیں ہوتا

بہت تحقیق کی ثاقب ترا بس جرم یہ نکلا
خلافِ شرع باتوں کا کبھی قائل نہیں ہوتا

Scanned by CamScanner

تیرا کیا بنے گا بندے؟

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
تو سوچ آخرت کی تیرا کیا بنے گا بندے

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار تو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آ کر ہی رہے گی یاد رکھ جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
تو سوچ آخرت کی تیرا کیا بنے گا بندے

گر جہاں میں سو برس تو جی بھی لے قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فرشتہ موت کا چھا جائیگا پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
تو سوچ آخرت کی تیرا کیا بنے گا بندے

موت آئی پہلواں بھی چل دیے خوبصورت نوجواں بھی چل دیے
دبدبہ دنیا ہی میں رہ جائیگا حسن تیرا خاک میں مل جائیگا
تیری طاقت تیرا فن عہدہ تیرا کچھ کام نہ آئے گا سرمایہ تیرا

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
تو سوچ آخرت کی تیرا کیا بنے گا بندے

جیتنے دنیا سکندر تھا چلا جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا
لہلہاتے کھیت ہوگئے سب فنا خوشنما باغ کو ہے کب بقا
تو خوشی کے پھول لیگا کب تلک تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
تو سوچ آخرت کی تیرا کیا بنے گا بندے

قبر روزانہ کرتی ہے یہ پکار　　مجھ میں ہے کیڑے مکوڑے بیشمار
یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھری　　تجھ کو ہوگی مجھ میں سن وحشت بڑی
میرے اندر تو اکیلا آئیگا　　ہاں مگر اعمال لیتا آئیگا

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
تو سوچ آخرت کی تیرا کیا بنے گا بندے

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی　　قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی
یا خدا ہے التجاء عطار کی　　سنتیں اپنائیں سب سرکار کی
یا الٰہی از پئے شاہِ امم　　حشر میں عطار کا رکھنا بھرم

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
تو سوچ آخرت کی تیرا کیا بنے گا بندے

شعر

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی
اڑ بیٹھے کیا سمجھ کے بھلا طور پر کلیم
طاقت ہو دید کی تو تقاضا کرے کوئی

☆☆☆

ہم کیسے مسلمان ہیں؟

دنیا کی ہمیں فکر ہے عقبیٰ کا نہیں دھیان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

ہے خوف خدا دل میں نہ تو غیرت ایمان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

مایوس نظر آتے ہیں مسجد کی منارے
آتا ہی نہیں کوئی مؤذن کے پکارے

محراب پہ خاموشی تو منبر پہ ہے سنسان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

ہم صرف سنا کرتے ہیں مسجد کی آذانیں
ہوتی ہی نہیں ہم سے ادا پانچ نمازیں

آباد ہمارے مکاں اور مسجدیں ویران
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

دنیا کی خرافات سے مسحور ہوئے ہیں
ہم لوگ تلاوت سے بہت دور ہوئے ہیں

گھر گھر نظر آتے ہیں طاق پہ قرآن
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

ہونٹوں پر نہیں اب ہے جہادوں کے ترانے
ہم ناچ میں ڈوبے ہیں میرے گھر میں ہے گانے

شیطاں کے پابند ہوئے آج مسلمان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

Scanned by CamScanner

اہل تقویٰ کی صورت بنا لیجئے

اہل تقویٰ کی صورت بنا لیجئے
نور سنت سے چہرہ سجا لیجئے

روزِ محشر شفاعت سے محروم ہوں
اپنی مونچھیں نہ اتنی بڑھا لیجئے

بال سر پر نہ انگریزی رکھئے جناب
اس کو سنت سمجھ کر کٹا لیجئے

ٹخنے ڈھکنا گناہِ کبیرہ ہے یہ
اپنی شلوار اوپر اٹھا لیجئے

ہو اگر غیر محرم مقابل کوئی
اپنی نظروں کو فوراً جھکا لیجئے

دل بھی گندے خیالات سے پاک ہو
اپنے مولیٰ کو دل میں بسا لیجئے

اپنے کانوں سے گانے نہ سنئے کبھی
ان کو قہرِ خدا سے بچا لیجئے

اشک جاری نہیں ہو اگر آنکھ سے
رونے والوں کی صورت بنا لیجئے

پڑھ کے دو رکعتیں آپ حاجات کی
اپنے مولیٰ کو رو کر منا لیجئے

جن کی رحمت کے ہیں آپ امیدوار
ان کے پیاروں کی صورت بنا لیجئے

اے اثر قربِ حق چاہئے تو جگہ
اہلِ تقویٰ کے دل میں بنا لیجئے

منزل تیری قبر ہے

دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
طے کر رہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے

جب سے بنی ہے دنیا لاکھوں کروڑوں آئے
باقی رہا نہ کوئی مٹی میں سب سمائے
اس بات کو نہ بھولو سب کا یہی حشر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

آنکھوں سے تو نے اپنی دیکھے ہیں کتنے جنازے
ہاتھوں سے تو نے اپنے دفنائے کتنے مردے
انجام سے تو اپنے کیوں اتنا بے خبر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

مخمل پہ سونے والے مٹی میں سو رہے ہیں
شاہ وگدا وہاں پہ سب ایک ہو رہے ہیں
دونوں ہوئے برابر، یہ موت کا اثر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

یہ محل اونچے اونچے، کچھ کام کے نہیں ہیں
یہ عالی شان بنگلے کچھ کام کے نہیں ہے
دو گز زمین کا ٹکڑا چھوٹا سا تیرا گھر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

مٹی کے پتلے تجھ کو مٹی میں ہے سمانا
اک دن یہاں تو آیا، اک دن ہے تجھ کو جانا

چمن سے کون چلا ہے

چمن سے کون چلا ہے خموشیاں لے کر
کلی کلی تڑپتی ہے سسکیاں لے کر

تماشہ دیکھ رہے تھے جو ڈوبنے کا مرے
مری تلاش میں نکلے ہیں کشتیاں لے کر

جو مانگا کرتے تھے ہر دم مرے مرنے کی دعا
وہ رو رہے رہیں جنازے میں سسکیاں لے کر

کفن اٹھاؤ نہ میرا زمانہ دیکھ نہ لے
میں سو رہا ہوں کسی کی نشانیاں لے کر

میں جارہا ہوں تری بزم سے خدا حافظ
غم حیات کی ساری اُداسیاں لے کر

چمن سے کون چلا ہے خموشیاں لے کر
کلی کلی تڑپتی ہے سسکیاں لے کر

موت ہر شاہ وگدا کے خواب کی تعبیر ہے
اس ستم گر کا ستم انصاف کی تصویر ہے

کیوں بھٹک گیا انسان

ایک ہی اللہ ایک نبی ہے ایک ہی قرآن
تو پھر کیوں بھٹک گیا انسان

ایک دوسرے کا خون بہائے
شیطاں ہم کو کیا بہکائے
آج ہماری حالت پر خود ہنستا ہے شیطان
کہ کتنا بھٹک گیا انسان

جھگڑوں میں تو پڑتا کیوں ہے
آپس میں تو لڑتا کیوں ہے
بغض و عداوت اف یہ جہالت ظلم کا ہے طوفان
کہ کتنا بھٹک گیا انسان

بھائی بھائی سب کو بنا دو
عصبیت کا نام مٹا دو
آپس میں لڑنے سے تو ہے اپنا ہی نقصان
کہ کتنا بھٹک گیا انسان

یہاں ہمیشہ کب رہنا ہے
عقبیٰ کی جانب بہنا ہے
ہے اس دارِ فانی سے جب دو دن کا مہمان
تو پھر کیوں بھٹک گیا انسان

Scanned by CamScanner

دنیا تو ایک راہ گزر ہے
بستی کب ہے جائے سفر ہے
جو دنیا کو گھر سمجھے وہ سب سے بڑا نادان
کہ کتنا بھٹک گیا انسان

مٹی کے یہ فانی چہرے
لال گلابی سرخ سنہرے
ہر چمکیلی چیز کی جانب نفس کا ہے میلان
جبھی تو بھٹک گیا انسان

دین تو قوت ہے ایماں کی
دین تو فطرت ہے انساں کی
دین پہ چلنا کب ہے مشکل بالکل ہے آسان
تو پھر کیوں بھٹک گیا انسان

سجدہ میں اب سر کو جھکا کر
اپنے رب کا شکر ادا کر
بن مانگے ایمان کی دولت رب کا ہے احسان
تو پھر کیوں بھٹک گیا انسان

نیکی سے اب دامن بھر لے
سارے گناہوں سے توبہ کر لے
معاف کریگا ہم کو اللہ بے شک ہے رحمٰن
پھر کیوں بھٹک گیا انسان

☆☆☆

Scanned by CamScanner

قبر میں سونا پڑیگا

فرشِ مخمل پہ اے سونے والو
تمہیں قبر میں سونا پڑیگا

اپنے اعمال کا جائزہ لو
ورنہ محشر میں رونا پڑیگا

چھوڑ دے زندگی کا یہ میلا
جائیگا تو یہاں سے اکیلا

خوب صورت حسیں یہ بدن ہے
اس کو بے جان ہونا پڑیگا

چار یاروں کے کاندھوں پر جس دن
تیری بارات نکلے گی گھر سے

پہن کے یہ کفن کا ایک جوڑا
جب جنازہ میں سونا پڑیگا

خاک سے یہ بنا جسم تیرا
خاک میں ہی یہ مل جائیگا

ایک روز یہاں پہ تو آیا
ایک روز تو جانا پڑیگا

لذتِ عشقِ نبی

لذتِ عشقِ نبی دل میں چھپائے رکھنا
یہ خزانہ ہے لٹیروں سے بچائے رکھنا

اپنی آنکھوں میں مدینے کو بسائے رکھنا
سبز گنبد کو نگاہوں سے لگائے رکھنا

جانِ ایماں بھی وہی حاصلِ ایماں بھی وہی
یادِ سرکار کو سینے سے لگائے رکھنا

گلشنِ طیبہ کے کانٹے بھی بہت ہیں تجھ کو
کاغذی پھولوں سے دامن کو بچائے رکھنا

ربِ کعبہ کے لیے سر تو جھکانا لیکن
جانِ کعبہ کی طرف آس لگائے رکھنا

تیرے سجدوں کو بھی مل جائے گی معراج وفا
سر جھکانا تو ذرا دل بھی جھکائے رکھنا

آج جاہل بھی ہے عالم کا لبادہ اوڑھے
ایسے ملاؤں سے ایماں کو بچائے رکھنا

کچھ نہ پاؤ گے محمدؐ کے وسیلے کے بغیر
رازؔ اس راز کو بس دل میں چھپائے رکھنا

لذتِ عشقِ نبی دل میں چھپائے رکھنا
یہ خزانہ ہے لٹیروں سے بچائے رکھنا

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے
مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے

ہم دین محمد کے وفادار سپاہی
اللہ کے انصار مددگار سپاہی
اسلام کی عظمت پہ نگہبان سپاہی
باطل کی خدائی کو گوارہ نہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

خوشنودیٔ رب مقصد ہستی ہے ہمارا
قرآن ہی دستور ہے ساتھی ہے ہمارا
قائد محمد سا مثالی ہے ہمارا
اب ہم کسی رہبر کی تمنا نہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

انصاف سے اب آدمی منہ موڑ چکا ہے
سچائی سے پیمان وفا توڑ چکا ہے
سامان یقیں صبر و رضا سب چھوڑ چکا ہے
ہم عہد کریں اب کبھی ایسا نہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

ذہنوں سے ہر ایک نقش کدورت کو مٹا کر
تفریق کے بھڑکے ہوئے شعلوں کو بجھا کر
دم لیں گے ہر انسان کو انسان بنا کر
آباد پھر اجڑا ہوا کاشانہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

Scanned by CamScanner

اللہ نے بخشی ہمیں قرآن کی دولت بن مانگے عطا کی ہمیں ایمان کی دولت ہے
ہے اس سے بڑی اور کیا انسان کی دولت اس قیمتی سامان کو بیچا نہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

قرآن نے جو راہ دکھائی وہ بھلی ہے جو ترک معاصی کرے اللہ کے ولی ہے
یہ شمع توحید و رسالت جو جلی ہے اس شمع کا ہر ایک کو پروانہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

سینہ سے لگائیں گے ہم اس راہ کے غم کو سر سبز بنائیں گے ہم اس باغ ارم کو
جس سمت منع کر دیا اللہ نے ہم کو اس سمت کبھی بھول سے دیکھا نہ کریں گے

مر جائیں گے ایمان کا سودا نہ کریں گے
کٹ جائیں گے پر دین کو رسوا نہ کریں گے

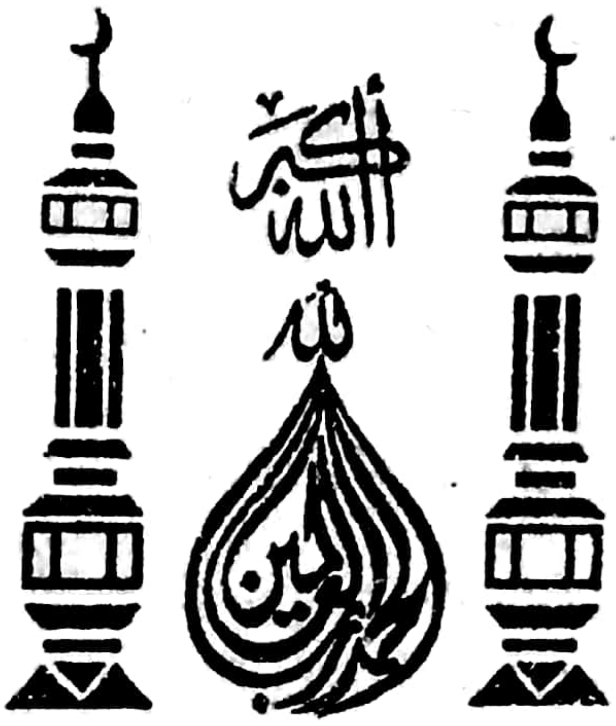

اسلام پہ جان دیں گے

مرنا تو مقدر ہے اسلام پہ جاں دیں گے
قرآن اور سنت کا پرچم لہرا دیں گے

سربی ہو صلیبی ہو، ہندو ہو یہودی ہو
کفار کی سب نسلیں ہستی سے مٹا دیں گے

عربی ہو کہ عجمی ہو، فارس یا فلسطینی
ہم ایک ہیں سب مسلم دنیا کو دکھا دیں گے

مسلم کی حمیت کو للکار کر کون بچا
ہم راستہ ہیں عدم کا ہر غاصب کودکھا دیں گے

اللہ نے ہمیں سونپی کعبہ کی نگہبانی
ہم اس کی حفاظت میں تن من بھی لٹا دیں گے

ناموسِ رسالت پر اٹھے جو نظر میلی
بھولے نہ قیامت تک ہم ایسی سزا دیں گے

ہم لوگ نہیں بکتے مندر میں مفادوں کی
ہم غیرت دینی کے تقاضوں کو نبھا دیں گے

بنیئے کی غلامی میں جکڑی ہوئی وادی کو
پروانہ رہائی کا ہم جلد تھما دیں گے

قرآن اور سنت کا پرچم لہرا دیں گے
مرنا تو مقدر ہے اسلام پہ جاں دیں گے

Scanned by CamScanner

توحید کا ڈنکا

توحید کا ڈنکا ہم عالم میں بجا دیں گے
بت خانوں کی بنیادیں ہم جڑ سے مٹا دیں گے

صدیقؓ سا اگر کوئی صادق ہمیں مل جائے
بوجہل کے چیلوں کو ہم کلمہ پڑھا دیں گے

فاروقؓ سا اگر کوئی عادل ہمیں مل جائے
مشرق کی کڑی لے کر مغرب میں ملا دیں گے

عثمانؓ سا غنی کوئی ہم کو کہیں مل جائے
قارون کی دولت میں ہم آگ لگا دیں گے

کمزور مسلماں کو ہرگز نہ سمجھ لینا
بدلیں گے اگر کروٹ دنیا کو ہلا دیں گے

کل جن کو ترقی کے زینے پہ چڑھایا تھا
معلوم نہ تھا ہم کو یہ آگ لگا دیں گے

اغیار کی نظروں میں ہم کم ہیں مگر سن لو
آنے دو ذرا موقع کچھ کر کے دکھا دیں گے

ہم کیسے مجاہد ہیں دنیا کو دکھا دیں گے
اسلام کا جھنڈا ہم عالم میں لگا دیں گے

مر جائیں یا مٹ جائیں اس دین کی خاطر ہم
اسلام کی خاطر ہم سر اپنا کٹا دیں گے

یا رب ہمیں ہمت دے یا رب ہمیں طاقت دے
اسلام کے دشمن کو ہم جڑ سے مٹا دیں گے

یہ دین ہمارا ہے، یہ مذہب ہمارا ہے
اس دین کی خاطر ہم خوں اپنا بہا دیں گے

مسلم کی حکومت کا نزدیک زمانہ ہے
اسلم کی زبانی یہ مردوں کو سنا دیں گے

تکبیر کے نعروں سے

تکبیر کے نعروں سے دنیا کو ہلا دیں گے
اسلام کی عظمت پہ ہم جان لٹا دیں گے

گر چھیڑا جہاں والو! اسلام کے شیروں کو
چودہ سو برس پہلا کہرام مچا دیں گے

قرآنِ مقدس پہ آنچ آئے یہ ناممکن
قرآن کے دشمن کا ہم نام مٹا دیں گے

توحید کے متوالے مرنے سے نہیں ڈرتے
میدانِ بدر والا طوفان اٹھا دیں گے

جاگو اے مسلمانو! اب وقتِ جہاد آیا
ہم دورِ جہالت کو دنیا سے مٹا دیں گے

تکبیر کے نعروں سے دنیا کو ہلا دیں گے
اسلام کی عظمت پہ ہم جان لٹا دیں گے

☆☆☆

Scanned by CamScanner

مہِ صیام آیا

(حضرت مولانا محمد علی جوہرؔ)

الٰہی شکر ترا پھر مہِ صیام آیا
مہِ صیام نہیں عید کا پیام آیا

ہزار ماہ سے بہتر ہے ایک رات اس کی
اس مہینہ میں اللہ کا کلام آیا

گھڑی وہ کیسی مبارک تھی کل جہاں کے لئے
حراء میں عرش سے اقرأ کا جب پیام آیا

جب اپنی پوری جوانی پہ آگئی دنیا
تو زندگی کے لئے آخری نظام آیا

میں اس پہ بھیجوں درود وسلام کس منہ سے
کہ جس کے نام خود اللہ کا سلام آیا

ہے زندگی تو اسی کی جو مر مٹا دیں پر
وہی ہے کام کا اسلام کے جو کام آیا

ہو نفخ صور تمہارے لئے صدائے رحیل
ہو جاں بلب بھی تو کہہ دو ابھی غلام آیا

نبیؐ سے ملتے ہی اسلام کی سپر تھا وہی
جو بن کے کفر کی شمشیر بے نیام آیا

اب چل دیا رمضان ہے

آخری روزے ہیں دل غمناک مضطر جاں ہے
حسرتا وا حسرتا اب چل دیا رمضان ہے

عاشقانِ ماہِ رمضاں رو رہے ہیں پھوٹ کر
دل بڑا بے چین ہے افسردہ روح و جان ہے

اَلْفِراق وَ الْفِراق اے رب کے مہماں اَلْفِراق
اَلْوَدَاعْ وَالْوداع تجھ کو مہِ رمضان ہے

تیری فرقت میں دلِ عشاق ٹکڑے ہو گیا
اور سینہ چاک تیرے ہجر میں رمضان ہے

داستانِ غم سنائیں کس کو جا کر آہ ہو
یا رسول اللہ دیکھو چل دیا رمضان ہے

وقتِ افطار و سحر کی رونقیں ہوں گی کہاں
چند دن کے بعد یہ سارا سماں سنسان ہے

ہائے صد افسوس رمضاں کی نہ ہم نے قدر کی
بے سبب ہی بخش دے یا رب کہ تو رحمٰن ہے

سب مسلماں الوداع کہتے ہیں رو رو کر تجھے
آہ چند گھڑیوں کا اب تو رہ گیا مہمان ہے

چند آنسو نظر ہیں بس اور پاس کچھ پلّے نہیں
نیکیوں سے آہ یہ خالی میرا دامان ہے

کاش آتے سال ہو ہم سب کو بھی رمضاں نصیب
یا نبی میٹھے مدینہ میں بڑا ارمان ہے

Scanned by CamScanner

ایک جھونکا تیری رحمت کا ادھر

مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ

رحمت حق آئی قسمت در چلے
سجدہ ریزی کو خدا کے گھر چلے

نعمتوں سے گود بھرنے خوش نصیب
زاہدان با صفا بڑھ کر چلے

وا ہوئے در بزم رحمت کے تمام
اہل درد و سوز کھچ کھچ کر چلے

گلشنِ رحمت کی ہر دم سیر کی
اپنے دامن کو گلوں سے بھر چلے

رہ گئے محروم ہم ہی کم نصیب
جھاڑ کر دامن کو اپنے گھر چلے

قدر نعمت کی نہ کچھ ہم کر سکے
بوجھ عصیاں کا لئے سر پر چلے

ہائے رے حسرت نصیبی وائے غم
کس لئے آئے تھے اور کیا کر چلے

نور سمٹا چاندنی پھیکی پڑی
سر چھپانے کو مہ واختر چلے

ماہِ رحمت کے شب وروز وسحر
ہر طرف تم نور برسا کر چلے

تم سے ملتی تھی دلوں کو تازگی
تم چلے ارمان سارے مر چلے

الفراق اے ماہِ رمضان الفراق
زخم دل پر کیا لگے نشتر چلے

آیئے رحمت کو لئے ہر سال تو
تیری رحمت کی ہوا گھر گھر چلے

ایک جھونکا تیری رحمت کا ادھر
بحر الطاف اے کرم گستر چلے

ہوں نہ ہوں یہ لطف کے دن پھر نصیب
اور دور بادۂ کوثر چلے

اور بھی کچھ اور بھی، کچھ اور بھی!!
جانے کب در بند ساقی کر چلے

ساقیا اب لگ رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے

رحمتِ رب چھائی ہے

قمر رام نگری

رحمتِ رب چھائی ہے سارے جہاں پر دیکھنا
ماہِ رمضاں کی ہے یہ برکت سراسر دیکھنا

سایہ افگن ہم پہ ہے. ماہِ منور دیکھنا
ہر طرف گردش میں ہے رحمت کا ساغر دیکھنا

عرش سے ہے فرش تک رحمت ہی رحمت موجزن
اللہ اللہ جلوۂ رمضانِ انور دیکھنا

مچھلیاں دریا کی کرتی ہیں دعائے مغفرت
بارک اللہ، روزہ داروں کا مقدر دیکھنا

مل رہا ہے نفل پر بھی فرض عبادت کا ثواب
کتنا خوش بندوں سے ہے خلاقِ اکبر دیکھنا

اللہ اللہ بندۂ مؤمن کی طاعت دیکھ کر
کس قدر شیطان ہے حیران و ششدر دیکھنا

طاعت و تقویٰ کے گلشن میں پھر آئی ہے بہار
ہے خزاں طاری گناہوں کے چمن پر دیکھنا

بند ہیں دروازۂ دوزخ شیاطیں قید ہیں
کھل گئے ہیں جنت الفردوس کے در دیکھنا

سال بھر سے ہم سبھی مسلم تھے جس کے منتظر
ہے وہی ماہِ مبارک جلوہ گستر دیکھنا

بھوکے پیاسے ہیں مگر یہ فیض ہے رمضان کا
ہے نمایاں کتنا اطمینان رُخ پر دیکھنا

ہے خدا کو منہ کی بو بھی روزہ داروں کے پسند
بھوکے پیاسوں کی یہ قدر اللہ اکبر دیکھنا

جائیں گے دروازۂ ریان سے جنت میں جب
روزہ داروں کی ضیافت روزِ محشر دیکھنا

روزے کا انعام ہے خود ہی خدائے دو جہاں
روزے کی ہو کیا فضیلت اس سے بڑھ کر دیکھنا

کتنی ہے باہم محبت اور کتنا ہے خلوص
مشترک افطار کا واللہ منظر دیکھنا

دینا چاہیں گے فرشتے قبر میں جب بھی عذاب
ڈھال بن جائیں گے یہ مرقد کے اندر دیکھنا

کیا بتائیں صرف اک شب کا ملے گا کیا ثواب
جب شبِ قدر آئے گا گاگر میں ساگر دیکھنا

جو رضائے رب کی خاطر رکھتے ہیں روزے قمرؔ
پائیں گے اس کی جزا، بہتر سے بہتر دیکھنا

Scanned by CamScanner

بادِ صبا سے خطاب

مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ بن حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

فَيَا رِيحَ الصَّبَا عَطْفاً وَّرِفْقاً
اِلٰى ذَاكَ الْحِمٰى بَلِّغْ سَلَامِىْ
وَاِنْ جُرْتُمْ عَلَىَّ فَلِىْ غِيَاثٌ
بِبَابِ الْمُصْطَفٰى خَيْرِ الْاَنَام
اِلَيْهِ تَوَجُّهِىْ وَلَهُ اسْتِنَادِىْ
وَفِيْهِ مَطَامِعِىْ وَبِهِ اعْتِصَامِىْ
اَجِرْنِىْ سَيِّدِىْ مِنْ ضَيْمِ سُقْمٍ
اَشَدُّ عَلَىَّ مِنْ وَقْعِ الْحُسَام
وَذِكْرُكَ سَيِّدِىْ حِرْزِىْ وَحِصْنِىْ
اُتِيْهُ بِهٖ عَلَى الْجَيْشِ اللُّهَام
مَوَاهِبُكَ الَّتِىْ لَا نَقْصَ فِيْهَا
بِهَا رُبِّيْتَ مِنْ قَبْلِ الْفِطَام
فَقَدْ اُعْطِيْتَ مَا لَمْ يُعْطَ خَلْقٌ
عَلَيْكَ صَلَاةُ رَبِّكَ بِالسَّلَام

Scanned by CamScanner

نبی اکرم شفیع اعظم

(حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ)

نبی اکرم شفیع اعظم، دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے، کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا، نظر سے روپوش ہے کنارہ
نہیں کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو

عجیب مشکل میں کارواں ہے، نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے
بشکلِ رہبر کھڑے ہیں رہزن، اُٹھو ذرا انتقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تم ہی محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے، خبر تو خیر الانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہم، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا، تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب، مزارِ اقدس پہ جاکے اک دن
سناؤں اُن کو میں حالِ دل کا، کہوں میں اُن سے سلام لے لو

سلام بحضور خیر الانام ﷺ

مولانا عطاء الرحمن عطاؔ مفتاحی جامعہ حبیبیہ پورینی بھاگلپور

سلام اے آبروئے مسند توقیر انسانی ۞ سلام اے نور بزم معرفت اے شمع یزدانی

سلام اے وہ کہ جس کی ہر ادا تفسیر قرآنی ۞ کتاب زندگی کا جس کی نقطہ نقطہ نورانی

مرے آقا تری عظمت پہ یہ کون ومکاں صدقے ۞ گداؤں سے ترے سیکھی ہے دنیا نے جہاں بانی

سلام اے منبع جود وکرم اے محسنِ عالم ۞ شہِ کونین، فخرِ انبیاء، محبوب سبحانی

سلام اے رحمۃ للعالمین اے نازشِ ہستی ۞ ترے دریائے رحمت کی نہیں جاتی ہے طغیانی

تخیل چھو نہیں سکتا تری اعلیٰ مقامی کو ۞ کہ جبریلِ امین کرتے ہیں تیرے در کی دربانی

چراغِ راہِ فردوسِ بریں ہر اک عمل تیرا ۞ ترا ہر طرز لا ثانی ترا ہر نقش لا فانی

ترے ادنیٰ غلاموں پر فرشتے رشک کرتے ہیں ۞ تکیں شمس وقمر حیرت سے تیری جلوہ سامانی

تری صورت ہو یا سیرت بیاں ہو ہی نہیں سکتی ۞ خجل ہے تجھ سے الفاظ جہاں کی تنگ دامانی

ہوا تھا چاند صدیوں پیشتر ٹکڑے مگر آقا ۞ ابھی تک ہے ترقی یافتہ دنیا کو حیرانی

ترے تلووں کی مٹی سرمۂ چشم بصیرت ہے ۞ ترا آب دہن اکسیر ہے اے ظلِ رحمانی

سلام اے گھلنے والے امت مرحوم کے غم میں ۞ نچھاور تیرے قدموں پر ہزاروں تاج سلطانی

نگاہ لطف ورحمت ہو عطاؔ کے حال پر آقا
بروز حشر مل جائے اسے اذن ثنا خوانی

Scanned by CamScanner

سلام بدرگاہ خیر الانام ﷺ

حضرت مولانا بلالیؔ صاحب علی آبادی

سلام اس پر ہے جس کا بوریا تختِ سلیمانی
غلاموں کے سروں پر جس نے رکھا تاجِ سلطانی

سلام اس پر کہ جس کا حکم فرمانِ الٰہی ہے
سلام اس پر فقیری جس کی رشکِ بادشاہی ہے

سلام اس پر دیا الفقر فخری کا سبق جس نے
سلام اس پر سنایا ہے پیامِ ذاتِ حق جس نے

سلام اس پر خدائے ربِّ اکبر کا جو پیارا ہے
سلام اس پر جو عبداللہ کی آنکھوں کا تارا ہے

سلام اس پر اندھیرے میں اُجالا کر دیا جس نے
سلام اس پر دلوں کو نورِ حق سے بھر دیا جس نے

سلام اس پر جہاں بھر میں خدا کا جو دلارا تھا
سلام اس پر جو نبیوں میں انوکھا تھا نرالا تھا

سلام اس پر لقب جس کا جہاں میں کملی والا ہے
کہ جس کی ضو سے دنیا میں اجالا ہی اجالا ہے

سلام اس پر جو آیا مہبطِ روح الامین ہو کر
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین ہو کر

سلام اس پر جو ہمدم تھا غریبوں بے نواؤں کا
سلام اس پر جو حامی تھا فقیروں کا گداؤں کا

سلام اس پر کہ جس نے مال و زر خیرات میں بانٹے
بچھائے جا رہے تھے آہ جس کی راہ میں کانٹے

سلام اس پر یتیموں کی جو ہمدردی میں رہتا تھا
سلام اس پر جو غیروں کے لئے تکلیف سہتا تھا

سلام اس پر غریبوں میں جو رہ کر تاج والا تھا
چلن جس کا فقیرانہ تھا لیکن راج والا تھا

سلام اس پر کہ رحمت جس کی ہے سارے جہانوں پر
سلام اس پر زمینوں سے جو پہنچا آسمانوں پر

سلام اس پر کہ جس نے کفر کی ظلمت مٹائی ہے
سلام اس پر کہ جس نے دین کی دولت لٹائی ہے

سلام اس پر جو ہے پیغامبر ساری خدائی کا
سلام اس پر کہ جس کا فرش ہوتا تھا چٹائی کا

بلالیؔ رنگ میدارم کہ عشق مصطفیٰ دارم
بدل حبِّ محمدؐ چوں بلالؔ پارسا دارم

سلام شوق می خوانم بہ جذبات فراوانی
سلام اے رحمۃ للعالمینؐ محبوب سبحانی

سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

ماہر القادری

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی ۞ سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے ۞ سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ جسنے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں ۞ سلام اس پر کہ جسنے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ دشمن کو حیات جاوداں دے دی ۞ سلام اس پر ابوسفیان کو جسنے اماں دے دی

سلام اس پر کہ جسکا ذکر ہے سارے صحائف میں ۞ سلام اس پر ہوا مجروح جو بازار طائف میں

سلام اس پر وطن کے لوگ جسکو تنگ کرتے تھے ۞ سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے

سلام اس پر کہ جسکے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا ۞ سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا ۞ سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اس پر جو امت کے لیے راتوں کو روتا تھا ۞ سلام اس پر جو فرش خاک کے جاڑوں میں سوتا تھا

سلام اس پر کہ جس کی سادگی درس بصیرت تھی ۞ سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت تھی

سلام اس پر کہ جسنے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی ۞ سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جسنے اسیروں کی

سلام اس پر کہ جسنے فضل کے موتی بکھیرے ہیں ۞ سلام اس پر بروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں

سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی

سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی

میرے خدا کریم کرم!

ماہم کرتانی

نقش تیرا عیاں عیاں، نام تیرا رواں رواں
مدح تیری سخن سخن، وصف تیرا بیاں بیاں
جلوہ تیرا نظر نظر، یاد تیری نفس نفس
بات تیری دہن دہن، ذکر تیرا زباں زباں
تیری دمک کرن کرن، تیری ضیا چمن چمن
تیری مہک سمن سمن، تیرا کرم جہاں جہاں
کام میرا خطا خطا، شان تیری عطا عطا
میرے خدا کرم کرم، میرے کریم اماں اماں

نقش قدم مانگ رہا ہوں

عمر فاروق عاصم دیوبند

دولت نہ کوئی جاہ و حشم مانگ رہا ہوں
میں تجھ سے تجھے، تیری قسم مانگ رہا ہوں

راتوں کو تیری یاد میں روتی ہے جو آنکھیں
یا رب میں وہی دیدۂ نم مانگ رہا ہوں

ہر اہل خرد روشنی مانگے ہیں خدایا
میں سایۂ دیوار حرم مانگ رہا ہوں

ناقابل بخشش ہوں یہ احساس ہے پھر بھی
اک پیکر رحمت سے کرم مانگ رہا ہوں

جو یاد میں تیری مجھے دیوانہ بنا دیں
تجھ سے میں وہی رنج والم مانگ رہا ہوں

عاصم کو جو پہنچا دے مدینہ کی زمیں تک
داتا میں وہی نقش قدم مانگ رہا ہوں

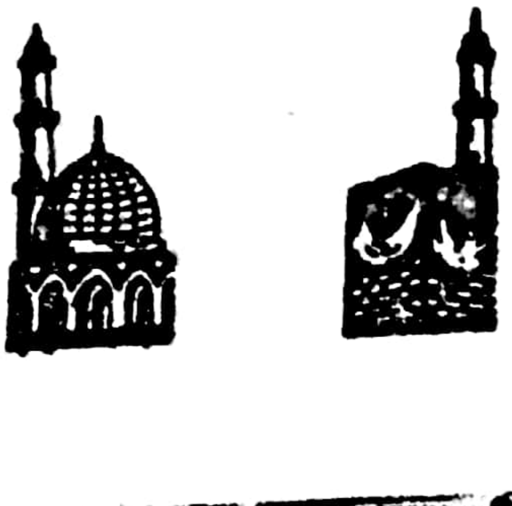

لب پہ آتی ہے

علامہ اقبالؒ

لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دُور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

ہو مرے دَم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اُس رہ پہ چلانا مجھ کو

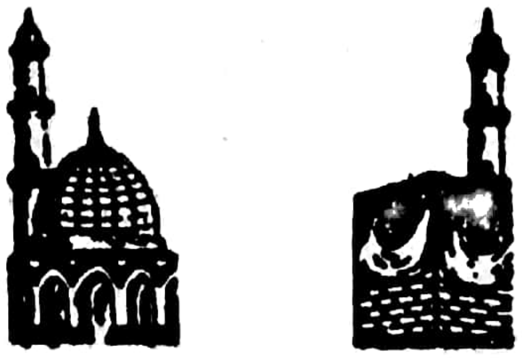

Scanned by CamScanner

ترانۂ دارالعلوم دیوبند

یہ علم وہنر کا گہوارہ تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں اک شعلہ ہے، ہر سرو یہاں مینارہ ہے

خود ساقیٔ کوثر نے رکھی، مے خانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے، دیوانوں کی روداد یہاں

جو وادیٔ فاراں سے اٹھی گونجی ہے وہی تکبیر یہاں
ہستی کے صنم خانوں کے لیے ہوتا ہے حرم تعمیر یہاں

برسا ہے یہاں وہ ابر کرم اٹھا تھا جو سوئے یثرب سے
اس وادی کا سارا دامن سیراب ہے جوئے یثرب سے

کہسار یہاں دب جاتے ہیں طوفان یہاں رک جاتے ہیں
اس کاخِ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں

ہر بوند ہے جس کی امرت جل یہ بادل ایسا بادل ہے
خورشید یہاں کے غنچوں کو ہر صبح جگانے آتا ہے

یہ صحنِ چمن ہے برکھا رت ہر موسم ہے برسات یہاں
گلِ بانگ سحر بن جاتی ہے ساون کی اندھیری رات یہاں

اسلام کے اس مرکز سے ہوئی، تقدیس عیاں آزادی کی
اس بامِ حرم سے گونجی ہے سو بار اذاں آزادی کی

اس وادیٔ گل کا ہر غنچہ خورشید جہاں کہلاتا ہے
جو رند یہاں سے اٹھا ہے وہ پیر مغاں کہلایا ہے

اس بزمِ ولی اللّٰہی میں تنویر نبوت کی ضو ہے
جو شمع یقیں روشن ہے یہاں وہ شمعِ حرم کی پرتو ہے

Scanned by CamScanner

یہ مجلس ہے وہ مجلس ہے خود فطرت جس کی قاسم ہے
اس بزم کا ساقی کیا کہیے جو صبحِ ازل سے قائم ہے

جس وقت کسی یعقوب کی لے اس گلشن میں بڑھ جاتی ہے
ذرّوں کی ضیا خورشیدِ جہاں کو ایسے میں شرماتی ہے

عابدؔ کے یقیں سے روشن ہے، سادات کا سچا صاف عمل
آنکھوں نے کہاں دیکھا ہوگا اخلاص کا ایسا تاج محل

یہ ایک صنم خانہ ہے جہاں محمودؔ بہت تیار ہوئے
اس خاک کے ذرّے ذرّے سے کس وجہ شرر بیدار ہوئے

ہے عزمِ حسینؔ احمد سے بپا، ہنگامۂ گیرودار یہاں
شاخوں کی لچک بن جاتی ہے، باطل کے لیے تلوار یہاں

رومیؔ کی غزل، رازیؔ کی نظر، غزالیؔ کی تلقین یہاں
روشن ہے جمالِ انورؔ سے، پیمانۂ فخر الدین یہاں

ہر رِند ہے ابراہیم یہاں، ہر مے کش ہے اعزاز یہاں
رِندانِ پر کھلتے ہیں تقدیس طلب کے راز یہاں

ہیں کتنے عزیز اس محفل کے انفاسِ حیات افروز ہمیں
اس سازِ معانی کے نغمے دیتے ہیں یقیں کا سوز ہمیں

طیبہ کی مئے مرغوبؔ یہاں دیتے ہیں سفالِ ہندی میں
روشن ہے چراغ نعمانی اس بزم کمالِ ہندی میں

خالق نے یہاں ایک تازہ حرم اس درجہ حسیں بنوایا ہے
دل صاف گواہی دیتا ہے یہ خلد بریں کا سایہ ہے

اس بزمِ جنوں کے دیوانے، ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے افسانے دیوارِ چمن سے زنداں تک

سو بار سنوارا ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہلِ جنوں بتلائیں گے، کیا ہم نے دیا ہے عالم کو
جو صبح ازل تک گونجی تھی فطرت کی وہی آواز ہیں ہم
پروردۂ خوشبو غنچے ہیں گلشن کے لیے اعجاز ہیں ہم
اس برقِ تجلی نے سمجھا پروانۂ شمعِ نور ہمیں
یہ وادیٔ ایمن دیتی ہے، تعلیمِ کلیمِ طور ہمیں
دریائے طلب ہو جاتا ہے ہر میکش پایاب یہاں
ہم تشنہ لبوں نے سیکھے ہیں مے نوشی کے آداب یہاں
بلبل کی دعا جب گلشن میں فطرت کی زباں ہو جاتی ہے
انوارِ حرم کی تابانی ہر سمت عیاں ہو جاتی ہے
امداد و رشید واشرف کا یہ قلزمِ عرفاں پھیلے گا
یہ شجرۂ طیب پھیلا ہے، تا وسعتِ امکاں پھیلے گا
خورشید یہ دینِ احمد کا عالم کے افق پر چمکے گا
یہ نور ہمیشہ چمکا ہے یہ نور برابر چمکے گا
یوں سینۂ گیتی پر روشن اسلاف کا یہ کردار رہے
آنکھوں میں رہیں انوارِ حرم سینے میں دلِ بیدار رہے

از: مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
استاذ دار العلوم دیوبند

Scanned by CamScanner

ترانۂ دار العلوم وقف دیوبند

مرکز علم قرآنی، سرچشمۂ فکرِ ایمانی
یہ صبح یہاں کی کیف آگیں، ہر شام ہے جس کی رحمانی

یہ گلشن دین احمد کی ہے باد نسیم روح افزا
آغوش میں جس کے کھلتے ہیں، اسرار علومِ ربانی

انوار ولی اللہی سے ہر شمع یہاں کی روشن ہے
ہر گام اجالا جس کا ہے، ہر سمت وجس کی تابانی

یہ علمِ نبی کا پودا، جو مرہون حضرت قاسم ہے
ممنون رشید وعابد ہے، یہ فضل بہار یزدانی

محمود، حبیب واشرف ہیں، جس کے نگیں تابندہ
اور جس کے جمالِ انور سے یہ بزم ہے ساری نورانی

سا لم ہیں یہاں پر سایہ فگن اسلم یہاں کی پاک فضا
ہر وقت فرشتے کرتے ہیں، اس گلشنِ دیں کی نگرانی

نازاں ہے چمن کا ہر بلبل، اس نطق وبیانِ انظر پر
شعلوں کی لپک شبنم کی نمی، تقریر ہے جس کی برہانی

خورشید علومِ دین سے یہاں، ہر صبح منور ہوتی ہے
ہر شام پہ ہوتی ہے تقسیم نعیمِ یزدانی

فطرت ہے سعید ان غنچوں کی چٹکیں گے کھلیں گے مہکیں گے
خوشبو یہ جہاں تک پھیلے گی ہو جائے گی حق کی سلطانی

ہر دم ہے بپا یہاں دیوانوں میں بس عزم وعمل کا ہنگامہ
ہمت سے اٹھے جرأت سے بڑھے باطل کی کوئی طغیانی

میخانہ فیضِ قاسم کا، جاری یہ ہمیشہ دور رہے
ہیں طیب وطاہر ساقی جس کے اور جس کا نشہ ہے روحانی
ظلمت کی گھنی چھاؤں میں اسلام کی شمع جلائیں گے
ہے کاشف رازِ اسلامی، یہ مرکزِ علمِ روحانی
(از: مولانا رئیس کاشف بھوجپوری)

ترانہ جامعۃ الامام انور دیوبند

یہ علم کی وادیٔ سینا ہے، مانندِ کلیم طور ہیں ہم
انوارِ حرم کے جلوؤں سے، سرشار ہے دل مخمور ہیں ہم
اس شمع صداقت نے سمجھا، پروانہ حق آگاہ ہمیں
شیدائی حکمت کہتا ہے، یہ جامعہ انور شاہ ہمیں

رندانِ ہدیٰ دوہراتے ہیں، ہر صبح یہاں پیمانِ ازل
سانچے میں زبانِ انظر کے ڈھلتی ہے یہاں صہبائے غزل
انداز بیاں مدہوشی کے، اسرار نہاں خاموشی کے
رندوں کو سکھائے جاتے ہیں، آداب یہاں خونوشی کے

ٹکسال ہے علم وفن کی یہاں، معروف کے سکے ڈھلتے ہیں
اس سازِ یقیں کے تاروں پر، احسان کے دیپک جلتے ہیں
اللہ کرے اس شمع حرم، سے سارا زمانہ روشن ہو
مشکوٰۃِ نبوت کی ضو سے، ہر وادی ، وادیٔ ایمن ہو

یہ علم کی وادیٔ سینا ہے، مانندِ کلیم طور ہیں ہم
انوارِ حرم کے جلوؤں سے، سرشار ہے دل مخمور ہیں ہم
(از: مولانا ریاست علی ظفر بجنوری)

Scanned by CamScanner

ہر طرح کی طباعت کے لئے ہم سے رابطہ کریں

رجسٹر مدرسہ، رسیدات، ٹوکن روئیداد، کلینڈر،

شادی کارڈ وزٹنگ کارڈ، کتاب، ٹائٹل وغیرہ

R.A&SONS

Opp. Safaid Masjid Deoband

Ph.01336-225895 Mob.9456270948

Designed & Printed by Quran Manzil Deoband # +91 9456270948

Scanned by CamScanner